لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لیثۃ العرین

سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور
جنوری 2015ء
ربیع الاوّل 1436ھ
رجسٹرڈ نمبر 443 جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 1

ہفتہ وحدت و اُخوت
12 تا 18 ربیع الاوّل

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

خوشبو تلاش کرتی ہے چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اُترا ہے آفتاب صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی

محمد رسول اللہ

جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام

قائد ملت جعفریہ
آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی

شیطانی قوتیں امت مسلمہ کو زک پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے ضائع نہیں جانے دیتیں۔
دہشتگردی اور مسلم ممالک میں مداخلت انہی کا کیا دھرا ہے۔ مسلم سربراہان خواب غفلت سے بیدار ہوں۔
عالمی طاقتیں اسرائیل کو گریٹر اسرائیل اور بھارت کو اکھنڈ بھارت بنا کر پیش کرنا چاہتی ہیں۔
ضرب عضب آپریشن میں جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے پاک فوج کے سپوت قوم کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

سیدتی سیدتی ام البنین
سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیئة العرین
لبیک لبیک لیئة العرین

ام البنین

سپاسی ایڈیشن

ماہنامہ المؤسوی ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 16 | ربیع الاول 1436 ہجری، جنوری 2015 | شمارہ نمبر 1

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی
چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ کا خصوصی خطاب	3
3	چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف (خصوصی خطاب)	4
4	مرکزی ایڈیشنل سیکریٹری جنرل ٹی این ایف جے (خصوصی خطاب)	5
5	نہج البلاغہ کے آئینے میں	6
6	منظوم کلام اسد رضوی	8
7	ابو محمد امام زین العابدینؑ (عزادار حسین نقوی)	8
8	شانِ علیؑ (اسد اللہ غالب)	10
9	نعتِ رسولِ مقبولؐ (سید سبطین شیرازی و سبز علی شہزاد)	13
10	امام حسینؑ نے حرم خدا مکہ کیوں چھوڑا (قیصر عباس نقوی)	15
11	منظوم کلام جعفر علی جعفری	16
12	سکینہ جنریشن کارنر	18-19
13	سلام (سید محمد جعفری)	20
14	خبریں	21-24

اداریہ

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ وسیع المشربی اور انسان دوستی کا پیغام دینے والے اس کے پیروکار آج دنیا بھر میں دہشتگردی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، ابلیسیت اور استعماریت عالمگیر سازش کے تحت اسلام کے لبادے میں دہشتگردی کا کھیل کھیل رہی ہے، اسلام اور پاکستان کے ازلی دشمن خود ہی دہشتگردوں کی جنگی تربیت کرکے انہیں مسلم ممالک میں بھیج رہے ہیں اور خود ہی ان کی سرکوبی کے بہانے ان ممالک میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کر رہے ہیں، پاکستان سمیت افغانستان، لیبیا، یمن مصر، تیونس اور کشمیر میں یہی ڈرامہ رچایا گیا، داعش کے نام پر عراق اور شام کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی خون کی ہولی کھیلی گئی، اسلام کے تقدس کو پارہ پارہ کرنے کیلئے شعائر اللہ کی بے حرمتی ، بے گناہ معصوموں کے قتل اور باعصمت خواتین کی بازاروں میں خرید وفروخت استعماریت کا وہ کھیل ہے جو مسلم ممالک میں کھیلا جا رہا ہے اور بد قسمتی سے مسلم حکمران ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دیتے ہوئے اور اقتدار کو بچاتے ہوئے استعماریت کے سرغنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور استعماری میڈیا اسے فرقہ واریت کا نام دے کر نہ صرف امت مسلمہ کو کمزور کر رہا ہے بلکہ اصل مجرم کو بچا رہا ہے، قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان کو سکھ کا سانس لینے نہ دیا گیا کسی کو ایک ہزار سال تک مسلم حکمرانوں کی غلامی کا ارمان ہے اور کسی کے دل میں پاکستان کی ایٹمی طاقت پھانس بنی ہے، انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے نئے نئے حربے اور بہانے تراشتے جاتے ہیں اور اب سانحہ پشاور دہشتگردی اور ظلم و بربریت کا وہ دل خراش سانحہ ہے اس پر اقوام متحدہ کا خاموش تماشائی بننا مسلم ممالک کو ورطہ حیرت میں ڈال رہا ہے اور عالمی امن کی ضامن UNO کی عصبیت پسندی کا پردہ چاک ہو چکا ہے، دراصل دہشتگردی کے تمام سانحات پاک فوج کو کمزور کرنے اور آپریشن ضرب عضب کی ناکامی کیلئے وقوع پذیر ہو رہے ہیں مگر پاک فوج دشمن سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتی ہے جس طرح عساکر پاکستان کے سپوتوں نے سینکڑوں جانیں بچائیں ان کے اس دلیرانہ اقدام پر پوری قوم انہیں سلام پیش کرتی ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جب تک دہشتگردوں کے تمام ٹھکانے اور گروہوں کا خاتمہ نہ ہو جائے اور یہ ناسور اس دھرتی کی جڑوں سے نہ نکال دیا جائے آپریشن ضرب عضب جاری رہے، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی بصیرت افروز اور دور اندیش ادراک نے 30 سال پہلے ہی فرمایا تھا کہ "دہشتگرد کا کوئی مذہب اور مسلک نہیں ہوتا، دہشتگردی ظلم عظیم اور گناہ عظیم ہے جو بھی ظالم کے ساتھ کسی عنوان سے مدد کرتا ہے وہ بھی ظالم اور دہشتگرد ہے" ، تازہ ترین سانحہ پشاور پر قائد ملت کا فرمانا ہے "وزیر اعظم کو قومی امنگوں کی آئینہ دار حکمت اور لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے اور یک نکاتی ایجنڈا ازلی دشمن اور دہشتگردی کا انہدام واختتام اپنانا چاہئے پھر بڑے سے بڑا موذی کوئی اذیت نہیں پہنچا سکے گا" ، اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی خاطر کفر والحاد اور ظلم و بربریت کے سامنے سینہ سپر ہونے کا عظیم درس حسینیتؑ میں ہے جس طرح حسینؑ اور ان کے بہتر جانثاروں نے یزیدیت کی لاتعداد اور آلات حرب سے لیس فوج کا منہ توڑ جواب دیا، اس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملتی آج مسلمانوں کو تازہ کربلا کا سامنا ہے جس میں حسینی کردار ادا کرنا ہوگا کیونکہ حسینیتؑ ہی ابلیسیت اور استعماریت کا علاج ہے کربلا ہر عہد میں زندہ رہی اور آج بھی زندہ ہے اور اس کا منہ بولتا ثبوت چہلم سید الشہداءؑ کے موقع پر عالمی میڈیا، بی بی سی اور سی این این پر اس عظیم اجتماع کی کوریج ہے اور رپورٹ کے مطابق کربلا میں کم از کم دو کروڑ اور زیادہ سے زیادہ سات کروڑ لوگوں کا ہجوم تھا، دنیا بھر میں حج بیت اللہ کے موقع پر عظیم اجتماع ہوتا ہے جس میں 30 لاکھ لوگ ہوتے ہیں مگر اس فرق کے ساتھ کے وہاں صرف مسلمان ہوتے ہیں جبکہ کربلا میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ ، عیسائی، یہودی اور بدھ مت کے پیروکار بھی شامل ہوتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حسینؑ حق کا استعارہ اور ضمیر کی آواز ہے اور راہ حسینیت نجات کی ضامن ہے۔

والسلام

اڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

یزیدیت، صیہونیت و استعماریت حسینیتؑ سے لرزہ براندام ہیں، سید حامد علی موسوی

شیطانی قوتیں امت مسلمہ کو زک پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے ضائع نہیں جانے دیتیں، دہشتگردی اور مسلم ممالک میں مداخلت انہی کا کیا دھرا ہے

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سرپرست اعلیٰ سپریم شیعہ علماء بورڈ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ یزیدیت، استعماریت اور صیہونیت حسینیتؑ ہی سے لرزہ براندام ہیں، یہ بات انہوں نے عالمگیر اربعین حسینیؑ (چہلم شہدائے کربلا) کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں کہی ہے جو ہفتہ کو دنیا بھر کی طرح پورے پاکستان میں مذہبی جذبے اور عقیدت و احترام کیساتھ منایا جا رہا ہے، آقای موسوی نے کہا کہ 20 صفر صحرائے کربلا میں راہ خدا میں شہید ہونیوالوں کی جرات و ہمت نبرد آزمائیوں اور نواسہ رسول حسینؑ ابن علیؑ اور ان کے 72 جانثاروں وجگر پاروں کی عظیم ترین قربانیوں کی یادگار ہے جنہوں نے اپنا خوں دے کر اور خواتین عصمت کو قید و بند کو برداشت کر کے آزادی حریت کے جیالوں اور بازیابی حقوق بشریت کے متوالوں کیلئے نہ صرف آزادی کی اساس فراہم کردی بلکہ ان کیلئے صراط مستقیم کا بھی تعین کر دیا جو زندہ و تابندہ ہے جس پر چل کر آج بھی طاغوتی جبر و استبداد اور صیہونی و استعماری زیادتیوں کا نہ صرف قلع قمع کیا جاسکتا ہے بلکہ ہمیشہ کیلئے ان سے چھٹکارا حاصل کر کے مشکلات پر قابو اور پرچم عدل و انصاف کو بلند کر کے پوری انسانیت کو بچایا جاسکتا ہے، آقای موسوی نے باور کرایا کہ آج بھی شیطانی قوتیں امت مسلمہ اور پسماندہ ممالک کو زک پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے ضائع نہیں جانے دیتیں، دہشتگردی مظلوم و مسلم ممالک میں مداخلت اور بیگانوں کا استحصال انہیں کا کیا دھرا ہے، گزشتہ چند ماہ کے دوران چینی و روسی اور مستقبل قریب میں امریکی حکمرانوں کا دورہ بھارت اس بات کا ثبوت ہے کہ کفر ایک ملت ہے جبکہ مسلمان ملت واحدہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کیلئے ممالک میں مداخلت کر رہے ہیں، ان کی کانفرنسوں میں بھی یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان روس کی شکست و ریخت کے بعد استعمار کا خاص ٹارگٹ ہے جسے گزشتہ تین عشروں سے دہشتگردی کی آماجگاہ بنا دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ بدنام زمانہ تنظیم داعش کے وجود اور اس کے ایجنٹوں کی پاکستان میں موجودگی کے بارے میں سب سے پہلے ہم نے انکشاف کیا تھا جس کی وزارت خارجہ نے تردید کی لیکن پاکستان میں بعض نیم سیاسی جماعتوں اور کالعدم تنظیموں کے پروگراموں میں اس کے جھنڈوں نے ان کے چہرے بے نقاب کر دیئے، آقای موسوی نے کہا کہ قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنیوالے مختلف دہشتگرد گروپ اور مختلف ناموں سے کام کرنیوالے کالعدم گروپ ایک ہی سکے کے رخ ہیں جن میں سے بعض پر عدالتوں نے پابندی ہٹادی لیکن وزارت داخلہ نے اس کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا، مختلف ناموں سے کام کرنیوالے یہ انتہاپسند گروپ اب کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ ضرب عضب آپریشن میں جانوں کے نذرانے پیش کرنیوالے پاک فوج کے سپوت قوم کے ماتھے کا جھومر ہیں، جنرل راحیل شریف کا کہنا بجا ہے کہ دشمن نے آپریشن ناکام بنانے کیلئے سرحدی اشتعال انگیزی اور کنٹرول لائن پر فائرنگ کے واقعات کو وطیرہ بنالیا ہے، انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کا قلع قمع اسی وقت ممکن ہوگا جب سرحدیں محفوظ ہونگی، کشمیر و فلسطین کے مسائل حل ہوجاتے اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور وہاں کی امنگوں کے مطابق استصواب رائے کرادیا جاتا تو آج

یہ خطے امن کا گہوارہ بن جاتے، انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں یہ مسائل موجود ہیں لیکن یہ ادارہ استعماری لونڈی کا کام کر رہا ہے، مشرقی تیمور، فلپائن اور سوڈان میں ذخائر ہونے کی وجہ سے وہاں ریفرنڈم کرادیا گیا لیکن مسئلہ کشمیر و فلسطین کو بڑی طاقتیں باقی رکھنا چاہتی ہیں تاکہ وہاں مداخلت کا جواز رہے، انہوں نے کہا کہ بھارت میں غربت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور وہاں اسلحے کے ڈھیر لگادیئے گئے ہیں اور آئے دن نت نئے کھیل کھیلے جارہے ہیں جسے امریکہ تھپکیاں دے رہا ہے، پاک روس تعلقات کو بہتر بنانا احسن اقدام ہے کیونکہ عالمی طاقتیں مشرقی وسطی میں اسرائیل کو گریٹر اسرائیل اور بھارت کو اکھنڈ بھارت بنا کر پیش کرنا چاہتی ہیں لہذا امت مسلمہ کے سربراہان پر لازم ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہوں کیونکہ او آئی سی اور اسلامی کانفرنس کا موجودہ نازک صورتحال میں کوئی اجلاس طلب نہ کرنا لمحہ فکریہ ہے، انہوں نے کہا کہ بڑی طاقتیں چاہتی ہیں مسلم ممالک میدان جنگ بنے رہیں تاکہ ان کے آلہ کاروں کا تسلط اور انکے مفادات پورے ہوتے رہیں، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ پاکستان میں دہشتگردی کے جڑ سے خاتمے اور آپریشن ضرب عضب کی کامیابی کیلئے تمام صوبوں میں آپریشن اور کالعدم گروپوں کا مکو باندھنا ضروری ہے، حکمرانوں اور سیاستدانوں پر بھی زور دیا کہ وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے ملک و قوم کی بقاء اور عزت میں اضافہ کیلئے اپنی توانائیاں صرف کریں، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے چہلم سید الشہداء کے موقع پر دوستداران مظلومیت و دین و شریعت، ماتمیان و عزاداران اور پیروان زینبؑ و زین العابدینؑ کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہوئے اس عہد کا اظہار کیا کہ شہدائے کربلا اور اسیران اہل حرم کی عظیم ترین قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرینگے، عزاداری امام مظلوم اس کی زندہ مثال ہے جسے ہم اپنا فریضہ اور ذمہ داری سمجھتے ہیں اس پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دینگے۔

کربلا سے اُٹھنے والی صدائے حسینی نے ہر عہد، ہر زمانے اور ہر قوم کے مظلوموں کو حوصلہ بخشا (سیدہ اُم لیلیٰ مشہدی)

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ہفتہ اسیران کربلا کی مناسبت میں مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ام البنین ڈبلیو ایف کی چیئرپرسن سیدہ ام لیلیٰ مشہدی نے کہا کہ حسینؑ بدی کے مقابلے میں صف آراء ہوئے، عدل کو سربلند کیا انسانی اقدار کی لاج رکھی، صبر کا استعارہ بن گئے اور سجدہ خالق میں سر کٹا دیا، امامؑ کی قربانی دین اسلام کا قیمتی اثاثہ ہے جس کے نتیجے میں اسلام کو استحکام حاصل ہوا، انہوں نے فرمایا کہ امام حسینؑ کسی خاص فرقے کی میراث نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر کے لوگ امام حسینؑ کو برحق جانتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہادی برحق محمد مصطفیؐ اور ان کے اہلبیتؑ نے تعلیمات اسلام سے انسانیت کا رخ بدل دیا، کرہ ارض پر حریت اور مساوات واخوت کا نیا سورج طلوع کیا اور لوگوں کو وحدت کے رشتے سے منسلک کیا، کربلا سے اٹھنے والی صدائے حسینیؑ نے ہر عہد ہر زمانے اور ہر قوم کے مظلوموں کو حوصلہ بخشا، فرزند رسولؐ امام حسینؑ کا خطبہ عاشورہ آج بھی حقوق سے محروم انسانیت کی رہنمائی کر رہا ہے اور ہر باضمیر حسینؑ کا ممنون احسان ہے، درس حسینیتؑ ہر عہد کے کمزوروں کو طاقتوروں سے ٹکرانے کا حوصلہ عطا کرتا ہے، تو کثرت کے غرور میں مبتلا ظالموں پر بھی خوف ولرزہ طاری کر دیتا ہے، انہوں نے کہا کہ عصر حاضر میں دنیا ایک نئی کربلا کا منظر پیش کر رہی ہے، ہر ملک، براعظم اور خطے میں آمریت کا راج ہے، استعماریت اپنی ضرورت کے مطابق اس کے نام تبدیل کر لیتی ہے کہیں پارلیمانی جمہوریت کہیں بادشاہیت اور کہیں صدارتی اور کہیں فوجی جمہوریت مگر دراصل ہر خطے میں آمریت مسلط ہے، اسلام ایک بار پھر شیطنت، صیہونیت اور استعماریت کا نشانہ بنا ہے، امن وسلامتی کے مذہب کو دہشتگردی کے مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، اسلام کی برگزیدہ ہستیوں اور انبیاء کی قبریں اکھاڑنے، بے گناہوں کے گلے کاٹنے اور خواتین کی خرید وفروخت کرنے والوں کو اسلامی خلافت کا علمبردار بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور ایسے دور ابتلا میں صرف حسینیتؑ ہی ہر آمریت کا واحد علاج ہے، امام حسینؑ کی دشت کربلا میں بلند ہونے والی حسینیؑ آواز آج بھی زندہ ہے اور عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے دراصل یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کے باعث استعماریت ویزیدیت عزاداری یعنی ذکر حسینؑ سے خائف ہے اور اسے دبانا ومٹانا چاہتی ہے، جبر وتشدد، ظلم وستم، پروپیگنڈا، دہشتگردی اور بم دھماکوں سے اس عزاداری کو دبانے کی کوششیں ناکام رہیں آج اس عزاداری کو دبانے اور مٹانے کیلئے دشمنان عزاداری نے نئی راہیں تلاش کر لی ہیں، شعائر حسینیؑ پر نکتہ چینی کرنے والے ہماری صفوں میں داخل کر دیئے گئے ہیں، جس سے ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا اور اپنی نسلوں کو اس زہر سے بچانا ہوگا، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قیام امن کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور اس فرسودہ روایت کو ختم کیا جائے کہ علماء ذاکرین پر پابندی کا حربہ استعمال کرتے ہوئے انہیں ذکر حسینؑ سے دور کیا جائے، آخر میں انہوں نے اس عہد کا اظہار کیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر کاربند رہتے ہوئے عزاداری کو ہر شے پر ترجیح دیں گے کیونکہ خانوادہ محمدؐ وآل محمدؐ نے اپنے کردار عمل سے قرآن کی تفسیر کی جس کی پیروی کر کے پوری انسانیت کو غم والم اور ہر قسم کے مصائب سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

قرآن واہل بیتؑ کی تعلیمات سے دوری امت مسلمہ کے زوال کا بنیادی سبب ہے، سیدہ بنت علی موسوی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام ہفتہ اسیران کربلا کی مجالس مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰؑ جی نائن فور اسلام آباد میں بدھ کو شروع ہو گئیں، خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کلام الٰہی ہر دور کے انسانوں کیلئے زندہ معجزہ ہے اور اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے، خداوند عالم کے نظام ہدایت میں قرآن واہلبیتؑ کی تعلیمات رشد وہدایت کا سرچشمہ ہیں جن سے دوری امت مسلمہ کے زوال کا بنیادی سبب ہے، انہوں نے کہا کہ انتخاب مصطفیؐ ومرتضیٰؑ دراصل انتخاب خدا ہے جس کے سبب پوری کائنات میں اسلام پھیلا اور دین کی تکمیل ہوئی، بنت علی موسوی نے کہا کہ عزاداری حسینیتؑ کا عالمگیر پیغام ہے، انہوں نے کہا کہ اسلام ولاء وعزاء کا مجموعہ ہے، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ نواسہ رسول حضرت امام حسینؑ نے میدان کربلا اپنا سر سجدے میں کٹا کر اسلام کو حیات ابدی عطا کر دی، انہوں نے کہا کہ دنیا کو عالمی امن کا گہوارہ بنانے کیلئے حسینیتؑ کو عملی شعار بنانا ہوگا، انہوں نے کہا کہ کوفہ وشام کے بازاروں اور یزید وابن زیاد کے درباروں میں مخدرات عصمت وطہارت کے کفر شکن خطبات تاریخ حسینیتؑ کا درخشاں باب ہیں، بنت علی موسوی نے کہا کہ کائنات میں دو جوڑیوں کو شمس وقمر کہا گیا ایک محمد مصطفیؐ وعلی مرتضیٰؑ کی جوڑی کو اور ایک امام حسینؑ وغازی عباس علمدارؑ کی جوڑی کو، انہوں نے شہادت باب الحوائج غازی عباس علمدارؑ کے مصائب پڑھے، ذاکرہ ملائکہ غفار نے یہ بات زور دے کر کہی کہ کسی دور میں بھی جب یزیدیت نے سر اٹھایا تو حسینیتؑ ہی نے اس کے مقابلے میں ڈھال کا کام کیا، انہوں نے کہا کہ مردوں کے ہمراہ خواتین کربلا علیہم السلام نے قربانی کی وہ گراں قدر مثالیں قائم کیں جو آج بھی نہ صرف عالم اسلام بلکہ انسانیت کیلئے مینارہ نور ہیں، مجلس سے خطاب کرتے ہوئے سیدہ بنت موسیٰ موسوی نے کہا کہ اسلام کی عظمت وسربلندی اور دین محمدیؐ کے فروغ وپرچار کیلئے خانوادہ آل محمدؐ کے ہر فرد کو اپنے آپ کو پیش کر دینا قیامت تک کیلئے وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے اسلام اور انسانیت کو ان کا ممنون واحسان مند کر دیا ہے، انہوں نے اس عہد کا اظہار کیا کہ تمام عزاداران مظلوم کربلا قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر کاربند رہتے ہوئے عزاداری کو ہر شے پر ترجیح دیں گے، انہوں نے کہا کہ خانوادہ محمدؐ وآل محمدؐ نے اپنے کردار وعمل سے قرآن کی تفسیر کی جس کی پیروی کر کے پوری انسانیت کو غم والم اور مصائب ومسائل سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

مسلم امہ کو درپیش بڑا چیلنج دہشتگردی ہے افواج پاکستان نے ضرب عضب آپریشن کے ذریعے قوم کو سربلند کردیا ہے، شجاعت بخاری

پیغام حسینؑ امن اور امام عالی مقامؑ سب کے اور رب کے ہیں، مسائل عزاداری کے حل کیلئے تعاون پر وفاقی وزارت داخلہ کے شکرگزار ہیں

اسلام آباد (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے مرکزی کنوینئر محرم کمیٹی عزاداری سیل سید شجاعت علی بخاری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ 20 صفر کو چہلم امام عالی مقام حضرت حسینؑ ابن علیؑ کے موقع پر ملک بھر میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ضابطہ عزاداری کے تحت سکیورٹی کے فول پروف انتظام کرے، الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا عاشورہ کی طرح چہلم کے ماتمی جلوسوں کو بھرپور کوریج دے کر اربعین حسینیؑ کی اہمیت کو اجگر کرے کیونکہ پیغام حسینؑ امن اور امام عالی مقامؑ مکاتب و مسالک سے بالاہستی ہیں اسی لئے حسینؑ سب کے اور رب کے ہیں، عاشورہ محرم سے لے کر اب تک قیام امن اور عزاداری کے مسائل حل کرنے پر ہم وفاقی وزارت داخلہ کے شکرگزار ہیں، یہ بات انہوں نے جمعرات کو نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی، علامہ بشارت امامی، سید حسن کاظمی، علامہ سید اخلاق حسین کاظمی اور علامہ سید زاہد عباس کاظمی بھی ان کے ہمراہ موجود تھے، سید شجاعت بخاری نے باور کرایا کہ عالمی افق پر رونما ہونے والے مسائل عروج پر ہیں، وطن عزیز عالمی شیطانی طاقتوں کا مرکزی ٹارگٹ اور مسلم امہ کو درپیش سب سے بڑا چیلنج دہشتگردی ہے جسے بنیاد سے اکھاڑنے کیلئے افواج پاکستان نے ضرب عضب آپریشن کے ذریعے قوم کو سربلند کر دیا ہے اور اس کی کامیابیاں لائق تحسین ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے جسے پسپا کرنے کیلئے تمام تر اقدامات کرنے ہونگے، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بیشتر مسلم حکمران استعماری آلہ کار بن کر اس کے مفادات کیلئے کام کر رہے ہیں، شعائر اللہ اور مقدس مقامات کی توہین اور بے حرمتی ان کا وطیرہ بن چکا ہے چنانچہ بیت اللہ میں مقام ابراہیمؑ کی منتقلی کا مذموم منصوبہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے اگر ایسا کیا گیا تو یہ عضب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا، اربعین حسینیؑ کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے شجاعت بخاری نے واضح کیا کہ اس وقت اگر سوشل میڈیا ہی پر کربلا جانے والے زائرین کا جائزہ لیا جائے تو ان میں بلاتفریق تمام مذاہب و مسالک سے تعلق رکھنے والے کروڑوں زائرین شامل ہیں، اربعین حسینیؑ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت عراق نے بھی خصوصی انتظامات کئے ہیں اور زائرین کیلئے راستے کھول دیئے ہیں، انہوں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ وطن عزیز پاکستان کے حالات گومگو کی کیفیت سے دوچار ہیں، حکمران و سیاستدان من مانیاں کر رہے ہیں اور انہیں ان محترم ایام کا خیال نہیں، ان لوگوں کو اپنے اپنے سوگ تو یاد ہیں لیکن مقام افسوس کہ رسول خدا کے نواسے کا سوگ یاد نہیں، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ ہم 8 ربیع الاول تک اپنے غموں کو پس پشت ڈال کر صرف امام حسینؑ کے غم کو ترجیح دیتے ہیں اور کوئی ذاتی احتجاج نہیں کرتے کیونکہ تمام غم غم حسینؑ کے سامنے ہیچ ہیں اور سب سے بڑا احتجاج عزاداری امام حسینؑ ہے، انہوں نے کہا کہ ایک طرف دنیا بھر سے جوق در جوق لوگ زیارات کیلئے جا رہے ہیں اور دوسری جانب پاکستان میں زائرین کو درپیش مسائل حل طلب ہیں، اس ضمن میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے حکومت کو خطوط ارسال کئے گئے جن کے جوابات بھی موصول ہوئے ہیں تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ زائرین کے مسائل کے حل کیلئے مستقل بنیادوں پر انتظامات کئے جائیں، انہوں نے واضح کیا کہ شعائر اللہ کی حرمت قرآن سے ثابت ہے انہی میں سے ایک نشانی بیت اللہ مسجد الحرام میں مقام حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے جسے منتقل کرنے کی خبروں نے امت مسلمہ میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر دیا ہے، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق مقام ابراہیم کو معینہ جگہ سے ہٹانا توہین کعبہ و قرآن کے مترادف ہے، اس کیساتھ ساتھ رسالتمآب حضرت محمد مصطفیؐ کی جائے ولادت کو بھی زمین بوس کیا جا رہا ہے، شجاعت بخاری نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مذموم اقدام سے گریز کرے جو مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح کرنے اور انتشار و خلفشار کو عمداً دعوت دینے کے مترادف ہے، ٹی این ایف جے کے رہنما نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس ضمن میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے سعودی فرمانروا کو بذریعہ خط متوجہ بھی کیا ہے کیونکہ ماضی میں اہلبیتؑ اطہار اور صحابہ کبارؓ کے مزارات زمین بوس کئے جا چکے ہیں اور آج بھی وہی فکر سعودی عرب میں غالب ہے، انہوں نے واضح کیا کہ زندہ قومیں اپنے آثار کو باقی رکھتی ہیں، 1972ء میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے ایک قرارداد کے ذریعے تمام رکن ممالک کو پابند کیا کہ عالمی ورثہ کی سلامتی پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا جائے اور زائرین کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے لیکن مشاہدے میں یہ بات آئی کہ اس قرارداد پر عمل نہیں کیا جا رہا اگر بامیان افغانستان میں بدھ مت کے نشانات کی تباہی کیخلاف دنیا سراپا احتجاج ہو سکتی ہے تو یہاں کیوں نہیں۔۔۔؟ مزید براں عراق و دیگر ممالک میں موجود ہزاروں سال قدیم مزارات قدسیہ جس میں انبیاء ماسلف حضرت یونسؑ و حضرت شیعثؑ کے مزارات بھی شامل ہیں کو بھی ایک گھناؤنی سازش کے تحت مسمار کرنے کا سلسلہ جاری ہے جو قابل مذمت ہے، انہوں نے تمام اہل وطن پر زور دیا کہ وہ اتفاق و اتحاد کو ہر شے پر ترجیح دیں افواہوں پر کان مت دھریں، مکاتب کے درمیان رخنہ پیدا کرنے والا کسی کا دوست نہیں، انہوں نے واضح کیا کہ ہمیں وطن عزیز پاکستان، اسلام اور عوام کی سلامتی عزیز تر ہے۔

نہج البلاغہ کے آئینے میں

امیر المومنینؑ کا خطبہ

جس میں صاحبان تقویٰ کی تعریف کی گئی ہے

کہا جاتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے ایک عابد وزاہد صحابی جن کا نام ہمام تھا ایک دن حضرت سے عرض کرنے لگے کے حضور مجھ سے متقین کی صفات کچھ اس طرح بیان فرمائیں کہ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے جواب سے گریز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمام اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کرو کہ اللہ تقویٰ اور حسن عمل والوں کو دوست رکھتا ہے، ہمام اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد وثنائے پروردگار اور صلوات وسلام کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا، نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔ اس کے سب کی حیثیت کو تقسیم کر دیا اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی، اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل وکمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق وصواب، ان کا لباس متعدل، ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے، جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دے دیا ہے ان سے نظروں کو نیچا رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو ان علوم کیلئے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں، ان کے نفوس بلا رو آزمائش میں ایسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت وآرام میں، اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روح ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں کہ انہیں ثواب کا شوق ہے اور عذاب کا خوف، خالق ان کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے گر گئی ہے، جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں، ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے، ان کے جسم نحیف اور لاغر ہیں اور ان کی ضروریات نہایت درجہ مختصر اور ان کے نفوس بھی طیب وطاہر ہیں، انہوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ابدی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پرودگار نے کر دیا تھا، دنیا نے انہیں بہت چاہا لیکن انہوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انہیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انہوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔ راتوں کے وقت مصلی پر کھڑے رہتے ہیں، خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں، اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیمار دل کا علاج کرتے ہیں جب کسی آیت ترغیب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب وتخویف سے گزرتے ہیں تو دل کے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ وپکار مسلسل ان کے کانوں تو پہنچ رہی ہو یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی ہتھیلی، انگوٹھوں اور گھٹنوں کو فرش خاک کئے رہتے ہیں، پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دے۔ اس کے بعد دن کے وقت یہ علماء اور دانشمند نیک کردار اور پرہیزگار ہوتے ہیں جیسے انہیں تیر انداز کے تیر کی طرح خوف خدا نے تراشا ہو دیکھنے والا انہیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے، بات صرف یہ ہے کہ انہیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے کہ یہ نہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں اور نہ کثیر عمل کو کثیر سمجھتے ہیں، ہمیشہ اپنے نفس ہی کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوفزدہ رہتے ہیں، جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے، خدایا: مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسن ظن سے بھی بہتر قرار دے دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنہیں سب نہیں جانتے ہیں، ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت نرمی میں شدت احتیاط، یقین میں ایمان، علم کے بارے میں طمع، حلم کی منزل میں علم، مالداری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع قلب، فاقہ میں خودداری، سختیوں میں صبر، حلال کی طلب، ہدایت میں نشاط، لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں، وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں، شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے صبح کے وقت ذکر الٰہی، خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرح وسرور میں صبح، جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل ورحمت کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے خوش رہتے ہیں اگر نفس ناگوار امر کیلئے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں، ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک لازوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیاء کے بارے میں ہے، یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں، تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر، دل کی خاشع، نفس کو قانع، کھانے کو معمولی، معاملات کو آسان، دین کو محفوظ، خواہشات کو مردہ اور غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے، ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے، یہ غافلوں میں نظر آئیں تو بھی یاد خدا کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں، ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں، محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں، قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں، لغویات سے دور، نرم کلام، منکرات غائب، نیکیاں حاضر، خیر آتا ہوا، شر جاتا ہوا، زلزلوں میں باوقار، دشواریوں میں صابر، آسانیوں میں شکر گزار، دشمن پر ظلم نہیں کرتے ہیں چاہنے والوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے ہیں۔ گواہی طلب کئے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں، امانتوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے ہیں، حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور کلام حق سے باز نہیں آتے ہیں، یہ چپ رہیں تو ان کی خوشی وغم کی بناء پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ہیں، ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تاکہ خدا اس کا انتقام لے، ان کا اپنا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں، انہوں نے اپنے نفس کو آخرت کیلئے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آزاد ہو گئے ہیں، دور رہنے والوں سے ان کی دوری زہد اور پاکیزگی کی بناء پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت نرمی اور مرحمت کی بناء پر ہے نہ دوری تکبر وبرتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت فکر وفریب کا نتیجہ، راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبان تقوی کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے، یہ سنتا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر ایسا اثر کیوں نہیں ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا برا کرے، ہر اجل کیلئے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور ہر شے کیلئے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ناممکن ہے، خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا، یہ شیطان نے تیری زبان پر اپنا جادو پھونک دیا ہے۔ (خطبہ نمبر 193)۔

حکومت ٹارگٹ کلنگ کے مقتولین کا بلاتفریق ہر ممکن ازالہ کرے، اور تمام افراد کے خانوادوں کی دادرسی کی جائے علامہ اجلال حیدری

خیبر پختونخوا ٹارگٹ کلنگ کے تحقیقات کیلئے عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے۔ پشاور پریس کلب میں ٹی این ایف کے صوبائی نائب صدر کی پریس کانفرنس سے خطاب

پشاور (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ خیبر پختونخوا کے صوبائی نائب صدر علامہ ملک اجلال حیدر الحیدری نے کہا کہ اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ دہشتگردی ہے' دہشت گردوں نے بیگناہ اور نہتے عوام کو نشانے پر رکھا ہوا ہے۔ صوبائی دارلحکومت میں ٹارگٹ کلنگ سے آئے دن نہ صرف حکومت کی رٹ کو چیلنج کیا جارہا ہے بلکہ یہ تاثر بھی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ صوبائی حکومت کمزوری کا شکار ہے، کوہاٹ میں گزشتہ سال عاشورہ کے بعد ہونیوالے سانحہ میں گرفتار بے گناہ سید غضنفر علی شاہ و سید محرم علی شاہ سمیت تمام اسیران کو فی الفور رہا کیا جائے اور ان پر قائم بے بنیاد مقدمات ختم کیے جائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سردار ابوالحسن قزلباش، صوبائی صدر، زیڈ اے جمیل صوبائی جنرل سیکرٹری، آغا عباس علی کیانی سرپرست اعلیٰ، سردار علی گوہر، رکن مشاورتی کونسل، مولانا ظاہر علی شاہ، رکن مشاورتی کونسل کے ہمراہ پشاور پریس کلب میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علامہ حیدری نے باور کرایا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ مکتب تشیع کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی مکتب تشیع کو لیڈ کررہی ہے۔ حکومتِ پاکستان کے معاہدے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ساتھ ہیں۔ تمام صوبائی حکومتیں اور وفاقی حکومت ہمیشہ مسائل عزاداری اور مکتب تشیع کے حقوق کیلئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ہی سے بات کرتی ہیں۔ ہمارے مطالبہ پر ہر سال وفاقی وزارتِ داخلہ سمیت تمام صوبوں میں محرم کنٹرول روم تشکیل دیئے جاتے ہیں جن سے مسائل عزاداری کو حل کرنے میں معاونت ملتی ہے۔ خود تحریک نفاذ فقہ جعفریہ بھی ملک بھر میں عزاداری سیل تشکیل دیتی ہے جو ہمہ وقت عزاداران امام حسینؑ اور حکومت کے درمیان باہم رابطے اور مسائل کے حل میں کوشاں رہتے ہیں۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی بذریعہ پریس کانفرنس ضابطہ عزاداری جاری کرتے ہیں جو امن وامان کا ضامن اور اتحاد بین المسلمین کا عملی مظہر ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سال ۲۰۱۴ء کے آغاز سے ابتک صرف پشاور شہر میں دو درجن سے زائد اہل تشیع کو ٹارگٹ کلنگ کا شکار کیا جاچکا ہے۔ یہاں تو اقلیتیں بھی محفوظ نہیں۔ عیسائی، سکھ اور ہندو ان کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔ سانحات کے بعد ہونا تو یہ چاہیئے کہ متاثرہ خانوادوں کے ساتھ نہ صرف اظہار ہمدردی کیا جائے بلکہ ان کی دادرسی بھی کی جائے مگر مقام افسوس ہے کہ آج تک جتنے بھی سانحات ہوئے گورنر اور وزیر اعلیٰ سمیت کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ دو بول ہمدردی ہی کے بول دیتا' دادرسی کرنا تو در کنار۔ اس سے پورے صوبے میں احساس محرومی بری طرح جنم لے رہا ہے۔ بہت زیادہ ضروری ہے کہ صوبائی حکومت ۱۔ بلاتفریق مسلک ومکتب، رنگ ونسل جس کا بھی نقصان ہو اس کا ہر ممکن ازالہ کیا جائے۔ ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بننے والے تمام افراد کے خانوادوں کی دادرسی کی جائے۔ ۲۔ پشاور شہر اور اس کے مضافات دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہیں بن چکی ہیں۔ سرکلر روڈ سے باہر ہوتے ہی عدم تحفظ کا احساس ہونے لگتا ہے۔ پشاور کے اندر بھی دہشت گردوں نے اپنے ٹھکانے بنالئے ہیں جہاں سے نکل کر وہ کاروائیاں کرنے کے بعد روپوش ہوجاتے ہیں۔ ان دہشت گردوں کی بے خوفی اس درجہ ہو چکی ہے کہ وہ پیدل آکر بیگناہ افراد کو قتل کرکے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں انتظامیہ بالکل بے بس نظر آتی ہے۔ پشاور میں بالخصوص اور دیگر شہروں جیسے کوہاٹ، ایبٹ آباد، ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ میں بالعموم جلد از جلد ایک مکمل آپریشن انتہائی ضروری ہو چکا ہے۔ اس طرح کے آپریشن سے قانون نافذ کرنیوالے اداروں پر بوجھ کافی حد تک کم ہوجائیگا اور انہیں اپنی ساکھ بہتر بنانے کا موقع ملے۔ ۳۔ انتظامیہ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے افراد کی چھان بین بھی ضروری ہے کیونکہ اس طرح کے واقعات کو ہونا اور مجرموں کا یوں روپوش ہوجانا، قانون نافذ کرنے والے اداروں میں کام کرنے والے افراد کے اوپر کئی سوالیہ نشان ہے۔ ۴۔ خیبر پختونخوا میں آج تک ہونیوالے تمام سانحات اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کی منصفانہ تحقیقات کیلئے عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے جو ان تمام اقعات کی تحقیقات کرکے ایک جامع رپورٹ حکومت کو پیش کرے۔ ۵۔ صوبے میں کام کرنے والی تمام تنظیموں پر نظر رکھی جائے۔ ان کے لئے آنے والے فنڈز کی تفصیلات حاصل کی جائیں۔ مزید براں مذہبی منافرت پھیلانے والی جماعتوں اور ان میں شامل افراد کو موجودہ قوانین کے تحت گرفتار کیا جائے۔ دراصل گزشتہ دنوں کچھ دہشتگرد تنظیموں سے پابندی ہٹائی گئی جسکی وجہ سے انہیں کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ حکومت دہشتگردوں کے قلع قمع کیلئے ضرب عضب جیسے آپریشن کا سلسلہ پورے صوبے تک پھیلائے تاکہ دہشتگردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑا جاسکے۔ ۶۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا ہمیشہ سے یہ موقف رہا ہے کہ پاکستان میں کوئی مسلکی یا مکتبی تنازعہ نہیں۔ دہشت گرد صرف دہشت گرد ہے اور اس کا کسی مکتب اور مسلک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آج ایسے حالات پیدا کئے جارہے ہیں کہ پاکستان میں مسلکی تنازعات کا تاثر دیا جائے۔ یہ ساری کاروائی اسلام اور انسان دشمن عناصر کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ان عناصر کو آہنی ہاتھوں سے نہ نمٹا گیا تو یہ ایک ایسے عفریت کی شکل اختیار کرلیں گے کہ پھر ان سے نمٹنا ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہوگا۔ یہ عناصر کسی جماعت یا شخص کے ساتھ مخلص نہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف ہنود اور یہود کی پالیسیوں کیلئے راہ ہموار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماہ محرم الحرام نواسہ رسول الثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی عظیم قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے باور واضح کیا کہ عزاداری امام حسین علیہ السلام کا سلسلہ آٹھ ربیع الاول تک جاری رہے گا تمام عزاداران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی جانب سے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عمل کرتے ہوئے وطن عزیز کی بقاء وسلامتی کیلئے کوشاں رہیں گے۔ اس دوران انتظامیہ کیساتھ سیکیورٹی امور میں معاونت کیلئے مختار فورس اور ابراہیم سکاوٹس کے رضا کار ہمہ وقت تیار ہیں۔

لمحہ فکریہ

شاعراہلبیت: اسد رضوی

گر محمدؐ سے ذرا سی بھی محبت ہوتی
ان کی اولاد سے پھر کیوں نہ عقیدت ہوتی

ہوتا گر اہل حکومت کو گوارا اسلام
کس لئے دین و شریعت سے بغاوت ہوتی

یوں نہ کٹ جاتا کبھی پیاسا نبیؐ کا کنبہ
ذہن قاتل میں جو ناموس رسالتؐ ہوتی

خون اصغر کو لگاتے نہ اگر رخ پہ حسینؑ
سرخ روکس طرح محشر میں امامت ہوتی

دیں بچاتے نہ اگر گھر کو لٹا کر شبیرؑ
کس طرح قابل تعظیم شریعت ہوتی

سر نہ کٹواتے حسینؑ ابن علیؑ سجدے میں
پھر بھلا کیسے زمانے میں عبادت ہوتی

گر اسد بعد نبیؐ حسب مراتب ہوتی
کس قدر باعث تکریم خلافت ہوتی

ابو محمد امام زین العابدینؑ

تحریر: عزادار حسین نقوی

سلسلہ امامت کا یہ چوتھا ستارہ بمقام مدینہ منورہ 15 جمادی الثانی 38ھ بروز جمعۃ المبارک طلوع ہوا، آپ کا اسم گرامی ''علی'' کنیت ابو محمد، ابوالحسن اور ابوالقاسم ہے، آپ کے القاب میں زیادہ مشہور زین العابدین، سید الساجدین، سجاد اور عابد ہیں، آپ کے والد ماجد سید الشہداء حضرت امام حسینؑ اور والدہ ماجدہ شہر بانو بنت یزدجرد ہیں جو ایران کا بادشاہ تھا آپ نوشیروان عادل کے خاندان سے تھیں، یہ وہی نوشیرواں عادل ہیں جن کے عہد میں پیدا ہونے پر خود نبی کریمؐ اظہار مسرت فرمایا کرتے تھے آپ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو آپ کے والد گرامی سیدنا حضرت امام حسینؑ نے پوچھا، ''بیٹا! تمہاری طبعیت اب کیسی ہے ، اگر کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تا کہ وہ فراہم کردی جائے'' آپ نے عرض کی،''بابا جان ! اب اللہ کے فضل سے اچھا ہوں میری خواہش صرف یہ ہے کہ خداوند کریم میرا شمار ان لوگوں میں کرے جو اس کی قدر و قضا کیخلاف کوئی خواہش نہیں رکھتے''۔ یہ سن کر حضرت امام حسینؑ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا''بیٹا! تم نے بڑا مسرت افزاء اور معرفت خیز جواب دیا ہے ، تمہارا جواب بالکل حضرت ابراہیمؑ کے جواب جیسا ہے کہ جب انہیں منجنیق میں رکھ کر آگ کی طرف پھینکا گیا تو حضرت جبرائیلؑ نے آپ سے پوچھا''کیا آپ کی کوئی حاجت و خواہش ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا ''بے شک حاجت تو ہے لیکن تم سے نہیں ہے صرف اپنے پالنے والے سے ہے''۔ آپ کی عبادت گزاری کا یہ عالم تھا کہ جب آپؑ نماز کیلئے وضو کا ارادہ فرماتے تو آپ کے رگ و پے میں خوف خدا کے اثرات نمایاں نظر آتے، چہرہ مبارک زرد ہو جایا کرتا، لوگوں نے آپؑ سے آپ کی اس حالت کا دریافت کیا تو فرمایا'' اس وقت میرا تصور کامل طور پر اپنے خالق کی طرف ہوتا ہے اور اس کی جلالت اور رعب سے میرا یہ حال ہو جاتا ہے''۔ ایک مرتبہ آپ نماز میں مشغول تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی، اہل محلہ اور گھر والوں نے بے حد شور مچایا اور حضرت کو پکارا''آقا گھر میں آگ لگی ہوئی ہے '' مگر آپ نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا، لوگوں نے مل کر آگ بجھادی ، نماز کے اختتام پر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ حضور آگ کا معاملہ تھا ہم نے بہت شور مچایا مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی آپ نے فرمایا''ہاں ! مگر جہنم کی آگ کے ڈر سے نماز توڑ کر اس آگ کی طرف متوجہ نہ ہو سکا''۔ آپؑ نماز شب سفر و حضر میں پڑھا کرتے تھے اور کبھی اسے قضا نہیں ہونے دیتے تھے، ایک روایت میں ہے کہ امام سجادؑ نماز میں مشغول تھے کہ امام محمد باقرؑ کنوئیں میں گر پڑے، آپ کی والدہ بے چین ہو کر رونے لگیں اور امام زین العابدینؑ سے کہنے لگیں'' اے ابن رسول اللہ محمد باقرؑ ڈوب گئے ہیں''، امام زین العابدینؑ نے بچے کے کنوئیں میں گرنے کی ظاہرا کوئی پرواہ نہ کی اور اطمینان سے نماز

مکمل فرمائی، اس کے بعد آپ کنوئیں کے قریب آئے اور آکر پانی کی طرف دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر گہرے کنوئیں سے بچے کو نکال لیا تو بچہ مسکراتا ہوا باہر آ گیا، اللہ کی قدرت دیکھئے اس وقت نہ بچے کے کپڑے بھیگے تھے اور نہ بدن گیلا ہوا تھا۔

آپؑ کی عبادت

آپؑ شب وروز میں ایک ہزار رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے چونکہ آپؑ کے سجدوں کا کوئی شمار نہ تھا اسی لئے آپ کے اعضائے سجدہ پر اونٹ کے گھٹنے کی طرح نشان پڑ جاتے تھے جو سال میں کئی مرتبہ کاٹے جاتے تھے، تاریخ ابن عساکر کی روایت ہے کہ دمشق میں امام حضرت زین العابدینؑ کے نام سے موسوم ایک مسجد ہے جسے ''جامع دمشق'' کہتے ہیں۔

آپ کی امامت پر نص

امام حضرت محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بڑی صاحبزادی جناب فاطمہ بنت الحسینؑ کو بلایا اور ایک خط لپیٹ کر انہیں دیا، نیز ظاہری طور پر وصیت کی ، اس وقت امام حضرت زین العابدینؑ بیمار تھے اور سب کو ان کی فکر لاحق تھی چنانچہ فاطمہ بنت حسینؑ نے وہ خط امام حضرت زین العابدینؑ کو دیا، بخدا وہی خط ہمارے پاس موجود ہے خدا کی قسم! اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جس میں اولاد آدمؑ کو تخلیق آدم سے لے کر دنیا کی فنا تک ضرورت ہوتی ہے، رسول کریمؐ نے فرمایا'' جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی صدا دے گا، زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) کہاں ہیں؟'' اور گویا میں اپنے فرزند علیؑ بن حسینؑ بن علی بن ابی طالب کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ صفوں کو چیر کر آگے بڑھ رہے ہیں، (بحار الانوار) مصلحت خداوندی سے آپ 10 محرم الحرام (شب عاشورہ) کو اتنے بیمار ہوئے کہ جنگ میں شریک نہ ہو سکے، آپ نے کئی مرتبہ اٹھنے کی کوشش کی کہ اپنے باپ کے ساتھ مل کر جنگ میں شامل ہوں، ایک مرتبہ حضرت امام حسینؑ کے استغاثہ پر تو آپؑ خیمہ سے باہر بھی نکل آئے اور ایک چوب خیمہ لے کر میدان کا عزم کر لیا، اچانک حضرت امام حسینؑ کی نظر آپ پر پڑ گئی تو انہوں نے اپنی بہن سیدہ زینبؑ کو آواز دی، ''بہنؑ سید سجادؑ کو روکو ورنہ نسل رسول کا خاتمہ ہو جائے گا''۔ جب اہلبیت رسول کو قید کر کے کوفہ پہنچایا گیا تو امام حضرت زین العابدینؑ نے اہل کوفہ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی اکرمؐ پر درود وسلام کے بعد ارشاد فرمایا۔''اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کر میں علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹا گیا جس کے اہل وعیال قید کر لئے گئے، میں اسی کا فرزند ہوں جسے ساحل فرات پر ذبح کر کے اور بے گور وکفن چھوڑ دیا گیا اور (میرے بابا کی شہادت) ہمارے فخر کیلئے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں ذرا سوچو تم ہی نے میرے پدر بزرگوار کو خط لکھے اور پھر تم ہی نے ان کو دھوکہ دیا اور پھر تم ہی نے ان کو شہید کر دیا، تمہارا برا ہو کہ تم نے اپنے لئے ہلاکت کا سامان مہیا کیا تمہاری راہیں کس قدر بری ہیں تم کن آنکھوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو گے جب وہ تم سے باز پرس کریںگے کہ تم لوگوں نے میری عترت کو قتل کیا اور میرے اہل حرم کو ذلیل کیا، اس لئے تم میری امت میں نہیں''، کوفہ سے اہل بیت رسولؐ کو یزید کے پاس دمشق روانہ کر دیا گیا اصل راستہ کو چھوڑ کر مشکل ترین راستوں کا انتخاب کیا گیا، کوفہ سے دمشق پہنچنے تک کئی دن لگے، حضرت امام زین العابدینؑ اہل حرم سمیت دربار یزید میں داخل ہوئے کچھ دیر بعد آپ کو موقع ملا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے انتہائی فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا'' اے لوگو جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہوں''، '' لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہم کو پانچ چیزوں سے فضیلت بخشی ہے۔ خدا کی قسم ہمارے ہی گھر میں فرشتوں کی آمد ورفت رہی اور ہم ہی معدن نبوت ورسالتؑ ہیں، ہماری ہی شان میں قرآن مجید میں آیتیں نازل کی گئیں اور ہم ہی نے لوگوں کی ہدایت کی۔ اس کے بعد ثانی زہراؑ نے نہایت دلدوز خطبہ ارشاد فرمایا۔

مدینہ واپسی پر خطبہ

جب اہلبیت رسول اللہؐ دمشق سے واپسی پر کربلا سے ہوتے ہوئے مدینہ پہنچے تو آپ نے اہل مدینہ سے خطبہ ارشاد فرمایا: ''حمد اس اللہ تعالیٰ کی جو رب العالمین ہے، روز جزاء کا مالک ، تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے جو اتنا دور ہے کہ بلند آسمان سے بھی بلند ہے اور اتنا قریب ہے کہ سامنے موجود ہے اور ہماری باتوں کو سنتا ہے ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اس کا شکر بجالاتے ہیں، عظیم حادثوں، زمانے کی ہولناک گردشوں، دردناک غموں، خطرناک آفتوں، شدید تکلیفوں اور قلب وجگر کو ہلا دینے والی مصیبتوں کے نازل ہونے کے وقت۔ اے لوگو! خدا اور صرف خدا کے لئے حمد ہے، ہم بڑے بڑے مصائب میں مبتلا کئے گئے، دیوار اسلام میں بہت بڑا رخنہ پڑ گیا، حضرت ابوعبداللہ الحسینؑ اور ان کے اہلبیتؑ شہید کر دیئے گئے، ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے گئے اور (لشکر یزید نے) ان کے سرہائے مبارک کو بلند نیزوں پر رکھ کر شہروں میں پھرایا۔ یہ وہ مصیبت ہے جس کے برابر کوئی مصیبت نہیں، اے لوگو! تم میں سے کون مرد ہے جو شہادت حسینؑ کے بعد خوش رہے یا کون سا دل ہے جو شہادت حسینؑ سے غمزدہ نہ ہو یا کون سی آنکھ ہے جو آنسوؤں کو ضبط کر سکے، شہادت حسینؑ پر ساتوں آسمان روئے، سمندر اور اس کی موجیں روئیں، آسمانوں پر بسنے والے روئے، زمین اور اس کے اطراف روئے، اے لوگو! کون سا دل ہے جو شہادت حسینؑ کی خبر سن کر پھٹ نہ جائے، کون سا دل ہے جو محزون نہ ہو کون سا کان ہے جو اس مصیبت کو سن کر جس سے دیوار اسلام میں رخنہ پڑا، بہرہ نہ ہو، اے لوگو!

ہماری یہ حالت تھی کہ ہم کشاں کشاں پھرائے جاتے تھے، دربدر ٹھکرائے جاتے تھے، ہم ذلیل کئے گئے حالانکہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کسی برائی کے مرتکب نہیں ہوئے تھے، نہ دیوار اسلام میں رخنہ ڈالا تھا اور نہ ان چیزوں کیخلاف کیا تھا جو ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے سنا تھا، خدا کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان لوگوں (لشکر یزید) کو ہم سے جنگ کرنے کیلئے منع کرتے تو یہ نہ مانتے جیسا کہ رسولؐ نے ہماری حمایت کا اعلان (اور ان لوگوں نے نہ مانا) بلکہ جتنا انہوں نے کیا اس سے زیادہ (برا) سلوک کرتے ہم خدا کیلئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے"

واقعہ حرہ کا مختصر تذکرہ

کربلا میں حضرت امام حسینؑ اور خاندان نبوتؐ کے افراد کے بے گناہ اور مظلومانہ قتل کا عالم دنیا پر گہرا اثر پڑا، یزید کی بدکاریوں اور بے حیائیوں کا پول کھل چکا تھا، کربلا کے واقعہ کا اہل مدینہ پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے یزید کی معطلی کا اعلان کر دیا اور یزید کے گورنر عثمان بن محمد ابن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا، یزید نے مسلم بن عقبہ کو جو کثرت خونریزی کے سبب تاریخ میں "مسرف" کے نام سے مشہور ہے، اہل مدینہ کی سرکوبی کیلئے بھیجا، اہل مدینے نے باب الطیبہ کے قریب "حرہ" پر شامیوں کا مقابلہ کیا، شدید جنگ ہوئی، اہل مدینہ کی تعداد شامی لشکر کے مقابلہ میں بہت کم تھی، بالاخر انہیں شکست ہوئی، اس وقعہ میں نبی کریمؐ کے بہت سے صحابی انصار و مہاجر شہید ہوئے، شامی لشکر کی بے حسی اور بے حیائی کی حد تھی کہ اس نے مدینہ الرسولؐ میں گھس کر حرمت مدینہ کو پامال کیا، ہزاروں عورتوں سے بدکاری کی کئی ہزار باکرہ لڑکیوں کی عزتوں کو پامال کیا، تین دن تک مدینہ میں لوٹ مار اور قتل وغارت کا بازار گرم رہا، دس ہزار سے زائد افراد کو جن میں سات سو سے زائد مہاجر و انصار اور حاملان و حافظ قران تھے قتل کئے گئے، مسجد نبویؐ اور حضور اقدسؐ کے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے گئے، ہزاروں لڑکوں لڑکیوں غلام بنالایا گیا جو لوگ بچ گئے ان سے زبردستی یزید پلید کیلئے بیعت لی گئی جس کسی نے انکار کیا اس کا سر قلم کر دیا گیا، نام نہاد مسلمانوں نے مدینیہ کی حرمت کو اس طرح پامال کیا کہ شاید کوئی غیر مسلم بھی اس کا تصور نہ کر سکے، یہ واقعہ تاریخ اسلام میں حرہ کے نام سے مشہور ہے۔

حسن سلوک

واقعہ حرہ کے موقع پر جب مروان بن حکم کو اپنے اہل وعیال کی بربادی کا یقین ہو گیا تو وہ عبداللہ ابن حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے اہل کی حفاظت کرو، انہوں نے انکار کر دیا اس کے بعد امام زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اہل وعیال کے تحفظ کی درخواست کی۔ آپؑ نے یہ خیال کئے بغیر کہ مروان ہمارا خاندانی دشمن ہے اور واقعہ کربلا میں اہل بیتؑ کے ساتھ بھرپور دشمنی کی آپؑ نے فرمایا، جہاں میرے بچے رہیں گے وہاں تمہارے بچے بھی رہیں گے، چنانچہ آپؑ نے اہل مروان کی مکمل حفاظت فرمائی۔

شانِ علیؑ

کلام: مرزا اسد اللہ غالب

مظہر فیض خدا جان و دل ختم رسل
قبلہ آل نبیؐ کعبہ ایجاد یقین

جلوہ پرداز ہو نقش قدم اس کا جس جا
وہ کف خاک ہے ناموس دو عالم کی امین

جان پناہا دل و جان فیض رسا نا شاہا
وصی ختم رسلؐ ہے تو بہ فتوائے یقین

جسم اطہر کو تیرے دوش پیغمبرؐ منبر
نام نامیٔ کو تیرے ناطیہ عرش نگین

کس سے ممکن ہے تیری مدح بغیر از واجب
شعلہ شمع مگر شمع پہ باندھے آئیں

آستاں پر ہے تیرے جوہر آئینہ سنگ
رقم بندگئی حضرت جبرئیلؑ امین

تیری مدحت کیلئے دل و جان کام و زبان
تیری تسلیم کو ہیں لوح و قلم دست و جبین

کس سے ہو سکتی ہے مداحیٔ ممدوح خدا
کس سے ہو سکتی ہے آرائش فردوس برین

دے دعا کو میری وہ مرتبہ حسن قبول
کہ اجابت کہے ہر حرف پہ سو بار امین

جنس بازار معاصی اسد اللہ اسد
کہ سوائے تیرے کوئی اس کا خریدار نہیں

غم شبیرؑ سے ہو سینہ یہاں تک لبریز
کہ رہیں خون جگر سے میری آنکھیں رنگین

شہدائے سانحہ پشاور کے لواحقین اپنے غم کو حسینؑ کے غم میں مدغم کر دیں جو وسیلہ صبر ہے حامد موسوی

پارلیمنٹ سمیت تمام ادارے اور پوری قوم افواجِ پاکستان کے اقدام کی عملی حمایت کریں۔

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملتِ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق عالمگیر ہفتہ عظمت مصطفیٰ و مجتبیٰ کے سلسلے میں وصال النبیؐ اور شہزادہ سبز قبا حضرت امام حسن مجتبیٰ کا یوم شہادت مذہبی جذبے اور عقیدت و احترام کیساتھ منایا گیا۔ علمائے کرام، واعظین اور ذاکرین نے مجالس سے خطاب کرتے ہوئے اسوۂ محمد و آل محمد علیہم السلام کو بہترین اور مکمل ضابطہ حیات قرار دیا جو تمام انسانی شعبوں پر حاوی اور محیط ہے اور اسکی پیروی کر کے ہم دنیا و آخرت میں سعادت و نجات سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی کے جڑواں شہروں میں بھی تابوت کے جلوس برآمد ہوئے۔ مرکزی ماتمی جلوس حویلی باوا سید کرم حسین شاہ کاظمی مرحوم چوہڑ ہڑپال سے برآمد ہوا۔ سید انور حسین کاظمی، سید عنایت حسین کاظمی، حاجی تنویر حسین کاظمی، علامہ زاہد عباس کاظمی، سید مظہر حسین کاظمی، سید فضل حسین کاظمی کی رہائش گاہوں سے برآمد ہونے والے جلوس بھی چوہڑ چوک پہنچ کر مرکزی جلوس میں شامل ہو گئے۔ ہزاروں سوگواروں نے زبردست زنجیر زنی کر کے بارگاہ رسالت و امامت میں پرسہ پیش کیا۔ بعدازاں ملک ہاؤس میں مجلس عزا منعقد ہوئی جس میں ہزاروں سوگواران نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ٹی این ایف جے کے مرکزی سیکرٹری عزاداری علا حیدر نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خصوصی پیغام پیش کرتے ہوئے شہدائے سانحہ پشاور کے لواحقین سے اپیل کی کہ وہ اپنے غم حسینؑ کے غم میں مدغم کر دیں جو درس کربلا اور وسیلہ صبر اور دشمن کی موت ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ' عدلیہ' میڈیا سمیت تمام اداروں پر زور دیا کہ وہ پوری قوم کے ہم آواز ہو کر سفاک دہشتگردوں کے خلاف افواج پاکستان کے اقدام کی عملی حمایت کریں اور کسی قسم کے تاخیری حربے اختیار نہ کیے جائیں کیونکہ ایسا کرنا قوم و ملک کیلئے نقصان دہ ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہم سانحات میں پروان چڑھے ہیں جن سے نمٹنے کا سلیقہ جانتے ہیں جو ہمارا آبائی ورثہ ہے۔ آقای موسوی نے کہا کہ مشہور ہے کہ جس مسئلے کو التوا میں ڈالنا ہو اس کیلئے کمیٹی بنا دی جاتی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ پارلیمانی کمیٹی قومی توقعات پر پورا اترے گی اور دہشتگردی کیخلاف فیصلہ کن اقدامات کر کے وطن عزیز کو اس ناسور سے نجات دلائی جائیگی۔ علا حیدر نے یہ بات زور دیکر کہی کہ مرکز تشیع کی پالیسی اور ضابطہ عزاداری کے مطابق آٹھ ربیع الاول تک عزاداری کو ہر شے پر ترجیح دی جائیگی۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ دہشتگرد کالعدم گروپوں اور انکے حامیوں کو آہنی شکنجے میں جکڑے اور دہشتگردوں کیخلاف آپریشن کا دائرہ پورے ملک میں وسیع کیا جائے اور میڈیا دہشتگردوں کو کوریج نہ دے۔ قرارداد میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے حکم پر مشن ولاء و عزا اور دینی حقوق کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے عہد کا اظہار بھی کیا گیا۔ بعدازاں مرکزی ماتمی جلوس اپنے مقررہ روٹ سے گزر کر دربار تخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی پہنچ کر دعا و زیارت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے موقع پر ماتمیوں کو ابتدائی طبی امداد کی فراہمی کیلئے ابراہیم اسکاؤٹس کی جانب سے میڈیکل کیمپ جبکہ عزاداروں کی سہولت کیلئے مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اور مختار جنریشن کی جانب سے سبیل حسینی اور استقبالیہ عزاداری کیمپ لگایا گیا تھا۔ مختار فورس کے جوان تمام راستے جلوس کے ہمراہ سیکورٹی فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ علامہ سید زاہد عباس کاظمی کے زیراہتمام مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال میں جلوس علم کی برآمدگی کے سلسلے میں مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید قمر حیدر زیدی نے کہا کہ سرتاج انبیاء رسول اکرمؐ اور انکے عظیم فرزند شہزادہ صلح و امن حضرت امام حسنؑ کی سیرت و کردار پوری دنیائے انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایام عزا کی طرح میلاد النبیؐ پر بھی باہمی اتحاد و یگانگت کا عملی مظاہرہ کر کے دشمن کی سازشوں کو ناکام بنا دیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ یوم وصال النبیؐ اور شہادت امام حسن مجتبیٰؑ کے موقع پر الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرمی پبلک سکول پشاور کے معصوم بچوں پر فائرنگ کا روح فرسا سانحہ دشمنان اسلام و پاکستان کی گھناؤنی سازش کا تسلسل ہے جسے ناکام کرنے کیلئے دہشتگردوں کی کمر توڑنا اور انہیں تختہ دار پر لٹکانا عدل و انصاف کا تقاضہ ہے جسے پورا کیے بغیر ملک امن کا گہوارہ نہیں بن سکتا۔

قطعہ

دو صادقوں کا آج زمیں پر نزول ہے
اک ہے امامؑ دوسرا ربّ کا رسولؐ ہے
کہتی ہے چوم کے یہ زمیں انکا نقشِ پا
یہ آسمان دونوں کے قدموں کی دھول ہے

عالمی استعمار سے چھٹکارے کیلئے جذبہ مختارؒ سے سرشار ہونا ضروری ہے، حامد موسوی

مختارؒ کی للکار آج بھی استعماری اور صیہونی ایوانوں کو لرزہ براندام کر سکتی ہے، یوم مختار آل محمدؑ (عید زہراؑ) پر قائد ملت جعفریہ کا خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سر پرست اعلیٰ سپریم شیعہ علماء بورڈ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ عالمی استعمار سے چھٹکارے کیلئے جذبہ مختار سے سرشار ہونا ضروری ہے، ملک گیر یوم مختار آل محمدؑ (عید زہراؑ) کے موقع پر المرتضیٰ میں خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آقای موسوی نے باور کرایا کہ اس وقت عالم اسلام اور وطن عزیز پاکستان اسلام کا قلعہ ہونے کے ناطے استعمار واستکبار کا نشانہ ہے یکے بعد دیگرے مسلم ممالک میں مداخلت اس کا معمول بن چکا ہے، انہوں نے کہا کہ نائن الیون کو بہانہ بنا کر افغانستان پر استعمار نے چڑھائی کی اور اب جاتے جاتے سارا ملبہ پاکستان کیلئے چھوڑے جا رہا ہے، عراق پر دوبارہ چڑھائی کر کے نہ صرف بیگناہ عوام کو مارا بلکہ مقدس مقامات تک کی بے حرمتی کی گئی اور سامرا میں مزارات امامین العسکریینؑ زمین بوس کر دیئے گئے، انہوں نے کہا کہ استعمار مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے عرب لیگ اور او آئی سی کو استعمال کرتا ہے جیسا کہ اس نے شام میں کر رکھا ہے ، دوسری جانب بحرین میں ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے جہاں اقلیت اکثریت پر حکمرانی کر رہی ہے اور ایک ملک وہاں کھلی مداخلت کر کے عوام کی عزتوں سے کھیل رہا ہے لیکن وہاں اقوام متحدہ اور مغربی دنیا کی غیرت نہیں جاگی کیونکہ ظلم کرنے والے ان کے پٹھو ہیں، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ جن ممالک میں ابلیسی دنیا کے پٹھو ان کے مفادات کیلئے کام کر رہے ہیں استعمار کے نزدیک وہی جمہوریت ہے اور جو امریکہ کو آنکھیں دکھائیں وہاں امریکی فلسفے میں جمہوریت بھی آمریت ہے، آقای موسوی نے کہا کہ پاکستان ایٹمی قوت ہونے کی وجہ سے استعمار کا خاص ٹارگٹ ہے اور حکمران اور سیاستدان اس کے غلام ہیں، انہوں نے کہا کہ شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں امریکہ اور اس کے اتحادی اپنا کھیل نہ کھیل رہے ہوں، انہوں نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان میں دہشتگردی کے قلع قمع کیلئے افواج پاکستان نے کمر کس لی ہے اور پوری قوم اس کے ساتھ ہے کیونکہ پاکستان کا انگ انگ زخمی ہے، انہوں نے کہا کہ اگر دہشتگردی کیخلاف اقدامات میں لیت ولعل سے کام لیا گیا تو یہ قوم و ملک کے ساتھ کھیلی دشمنی ہے اور آنے والی نسلیں حکمرانوں، سیاستدانوں کو ہرگز معاف نہیں کرینگی، انہوں نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ کسی قسم کی ہلڑ بازی کے بجائے اپنی تمام تر توانائیاں دہشتگردی کے خاتمے کیلئے افواج پاکستان کی معاونت کیلئے صرف کریں، انہوں نے کہا کہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالبؑ کا فرمان ہے کہ مرض بھی تیری طرف سے اور علاج بھی تجھے ہی کرنا ہے، آقای موسوی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ عالمی استعمار اور اس کے پٹھوؤں سے نبرد آزمائی اور نجات کیلئے سب کو اپنے اندر جذبہ مختار پیدا کرنا ہوگا کیونکہ مختار کی للکار آج بھی استعماری اور صیہونی ایوانوں کو لرزہ براندام کر سکتی ہے ، انہوں نے کہا کہ امام عالی مقام حضرت حسینؑ ابن علیؑ کا مقصد قیام پوری دنیا کو عدل و انصاف سے لبریز اور ظلم و جبر کا قلع قمع کرنا تھا انہوں نے کہا کہ پیروان امام حسینؑ میں سے ایک عظیم شخصیت حضرت مختار ثقفی نے بھی پرچم عدل و انصاف کی سربلندی اور ظالمین کو ان کے انجام تک پہنچانے کیلئے قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مختار نے کتاب اللہ ، سنت رسول اللہ ، امام حسینؑ اور آپؑ کے اصحابؓ و انصار کے خون کا انتقام (عدل و انصاف کا قیام)، مظلومین و محرومین اور کمزوروں کی حمایت و دفاع کیلئے جدوجہد کی ، انہوں نے کہا کہ حضرت مختارؒ نے ان اہداف پر عمل کر کے دکھایا اور یزیدیت ، آمریت اور ظلم و بربریت کے پرخچے اڑا دیئے ، گویا مختار عدل و انصاف کے قیام کیلئے غیبی تلوار بن کر ابھرے، انہوں نے کہا کہ رسول خدا نے اپنی امت کو یہ پیشگوئی بطور بشارت دی تھی کہ خدا ظالمین سے فسق و فجور کا انتقام ان پر مختار کو مقرر کر کے لے گا چنانچہ رسول خدا کے اس فرمان کو مختار نے اپنے عمل سے پورا کرنے کی سعادت حاصل کی ، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جادہ مختار آل محمدؑ پر چلتے ہوئے دین و وطن کیخلاف ہر سازش کو باہمی اتحاد و یگانگت کیساتھ ناکام کر دیا جائے گا۔

سیرت صادقینؑ کی پیروی کر کے دہشتگردی کا خاتمہ اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے

بڑے سے بڑا طاغوت ہم میں رخنہ پیدا نہیں کر سکتا، اسلام ہر قسم کے ظلم و جبر کی پر زور مذمت کرتا ہے، سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ

اسلام آباد (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ 12 تا 18 ربیع الاول عالمگیر ہفتہ وحدت و اخوت بر مناسبت جشن ولادت باسعادت حضور ختمی مرتبتؐ، صادق آل محمدؑ حضرت جعفر ابن محمدؑ کے مبارک موقع پر جاری کردہ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اسلام صلح و آشتی اور دوستی و سلامتی کا پیمبر ہے لہذا ہر جگہ رواداری و اخوت و بھائی چارے کو ہر شے پر ترجیح دے کر گرد و پیش کے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں، سید مظہر علی شاہ نے باور کرایا کہ اسلام ہر قسم کے ظلم و جبر اور دہشتگردی کی مذمت کرتا ہے، امن و سلامتی، وحدت و اخوت کو اہمیت دیتا ہے، انہوں نے کہا کہ اہل وطن ہفتہ وحدت و اخوت کے مبارک موقع پر اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ ہمارے دکھ سکھ سانجھے ہیں لہذا کوئی بڑے سے بڑا طاغوت ہم میں

رخنہ پیدا نہیں کر سکتا، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ کسی بھی ملک، مکتب پر زیادتی ظلم و بربریت پوری انسانیت پر ظلم و زیادتی ہے اور مظلوم اقوام کے مسائل پوری عالم انسانیت کے مسائل ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم جس رسول اعظمؐ کا ولادت پر نور منا رہے ہیں وہ روٴف الرحیم بھی ہے اور رحمۃ اللعالمین بھی ہے، آپؐ کی 63 سالہ حیات طیبہ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیائے کفر سے یہ منوایا کہ یہ رسول صادق اور امین بھی ہے، آپ پر 104 جنگیں مسلط کی گئیں آپ نے ہمیشہ دفاع حکمت عملی اپنائی، کبھی جارحیت نہیں کی اور کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نجات دہندہ عالم بشریت پیغمبر اعظم ختمی مرتبت سرخیل انبیائ، و مرسلین اور آپؐ کے چھٹے جانشین حضرت صادق آل محمد امام جعفر صادقؑ کے ولادت ہائے پر نور کے مبارک موقع پر ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ آپؐ کی سیرت پاک کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں گے، ظالمین سے بیزاری، مظلومین کی حمایت جاری و ساری رکھیں گے اور عالم اسلام اور مظلوم اقوام کے حقوق کی بازیابی کیلئے جدو جہد کو اپنے لئے لازم قرار دینگے اس میں ہماری بھلائی، خوش بختی، سعادت اور نجات کا راز مضمر ہے، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سیکرٹری جنرل نے تمام مکاتب فکر سے اپیل کی کہ وہ میلاد النبیؐ کے جلوسوں، محافل نعت، کانفرنسوں، سیمناروں اور تہنیتی تقریبات کا اہتمام کر کے وطن کی سلامتی و استحکام، عالم اسلام کی سربلندی اور پوری دنیائے انسانیت کو دہشتگردی سے نجات دلانے کیلئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں مانگیں۔

تاجدارِ نبوت

از سبطین شیرازی

آیا ہے اس جہاں میں نبوت کا تاجدار
کل کائنات جس کی مودت پہ ہے نثار
لایا ہے ساتھ خالق و مالک کا وہ کلام
مخلوق کے لئے ہے محبت کا جو نظام
دنیا کو رحمتوں سے سجانے کے واسطے
عاصی کو اپنے رب سے ملانے کے واسطے
جس کی بلندیاں ہیں تصور سے بالا تر
مٹھی میں جس کی بند ہے دنیائے بحر و بر
سبطین وہ رسولِ شہِ مشرقین ہے
دختر ہے فاطمہؑ تو نواسہ حسینؑ ہے

نعت رسولِ مقبول

برپا ہے دو جہاں میں میلادِ مُصطفیٰ کا
فرزندِ آمنہ کا محبوبِ کبریاؑ کا
ذکرِ رسولؐ کرنا معراجِ بندگی ہے
ذکرِ محمدؐ سے عالم میں روشنی ہے
ذکرِ نبیؐ ہے ضامنِ کونین کی بقا کا
دُشمن میرے نبیؐ کے جل جل کر مر رہے ہیں
سارے منافقوں کے چہرے اُتر رہے ہیں
مسرُور اُمتی ہے سردارِ انبیاءؑ کا
اِنساں کی بخششوں کے سامان لے کے آئے
ایمان لے کے آئے قرآن لے کے آئے
ظلمت میں نور اُبھرا توحید کی ضیاء کا
مُنہ چُومتے ہیں مُطلبؑ گیسو سنوارتے ہیں
عمرانؑ مُسکرا کے نظریں اُتارتے ہیں
نانا بڑا حُسیں ہے مظلومِ کربلاؑ کا
صلِ علیٰ کے نغمے جبریلؑ گا رہا ہے
شہزاد عاصیوں کا غمخوار آرہا ہے
یہ وقت ہے یقیناً مقبولیء دُعا کا

از سبز علی شہزاد
حمادِ خاندانِ زہراؑ

انسانیت کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے محمدؐ وآل محمدؑ کی سیرت کو شعار بنانا ہوگا۔سیدہ زینب علویہ

قرآن و اہلبیتؑ سرچشمہ رشد و ہدایت ہیں۔جامعۃ المرتضیٰ میں تابوت رسول خدا کی برآمدگی، ہزاروں خواتین کی شرکت

اسلام آباد(ام البنین نیوز) دنیا کو ہر قسم کی دہشت گردی اور فتنہ گری سے نجات دلانے اور انسانیت کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے خانوادہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے پاکیزہ سیرت وکردار کو شعار بنانا ہوگا۔ان خیالات کا اظہار خطیبہ سیدہ زینب علویہ نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ میں انجمن دختران اسلام ، ام البنین ڈبلیوایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام ہفتہ عظمت مصطفیٰ ومجتبیٰ کی مناسبت سے وصال النبیؐ کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ قرآن وہ سرچشمہ رشد وہدایت ہے جسے انسانیت کی فلاح ونجات کیلئے نازل کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ ہر خشک وتر پر محیط اس کتاب خداوندی کا سرعام انکار ہونے لگا تو وارثین قرآن میدان میں آگئے اور اپنی پاکیزہ افکار وکردار سے منکرین وحی والہام گستاخان دین اسلام کو وہ منہ توڑ جواب دیا جو تاابد پیغام اسلام وقرآن کی ضمانت بن گیا۔انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ حضور اکرمؐ نے اپنے 63 سالہ دور حیات میں ہمیشہ دفاعی حکمت عملی اختیار کی اور میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ کر کے رواداری کی اعلیٰ مثال قائم کی،اسی طرح آپؐ کے بڑے نواسے حضرت امام حسن مجتبیٰ نے صلح کو ترجیح دیتے ہوئے دنیا پر واضح کر دیا کہ خانوادہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے نزدیک جنگ وجدال اور دنگا وفساد انسانیت کی ہلاکت ہے اسی لئے اسلام نے کبھی پہل نہیں کی لیکن جب کسی بھی طرف سے جارحیت کا ارتکاب کیا جاتا ہے تو ہماری صلح دیباچہ کربلا کی صورت اختیار کر کے دنیا میں انقلاب برپا کر دیتی ہے اور دنیائے ظلم و بربریت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دیتی ہے۔اس موقع پر ذاکرہ شہر بانو نقوی اور شاعرہ اختر نقوی نے بھی خطاب کیا۔اختتام مجلس تابوت شبیہ تابوت رسولؐ خدا برآمد ہوا اور ماتمداری کی گئی۔

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ کا جذبہ شہادت رہتی دنیا تک کے سالکان راہ حق وصداقت کیلئے مینارونور ہے،سیدہ بنت علی موسوی

اسلام آباد(ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مہندی شہزادہ قاسم ابن حسنؑ کی مناسبت سے مجلس عزاء منعقد ہوئی جس سے مختلف خطیبات وذاکرات نے خطاب کر کے شہزادہ گلگلوں قبا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اس موقع پر شبیہ مہندی حضرت قاسمؑ برآمد ہوئی اور پرسہ داری کی گئی، مجلس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ استعماری قوتیں مسلمانوں کے جذبہ ایمان و جہاد کو سرد کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں، میڈیا مغربی طرز نشریات کے ذریعے نوجوان نسل کو گمراہ کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ مغربیت کی یلغار کا مقابلہ اسلام کے ہیروز کی سیرت و کردار سے روشناس کرانے سے کیا جا سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ شہزادہ قاسم ابن حسنؑ کا جذبہ فداکاری وشہادت رہتی دنیا تک کے سالکان راہ حق وصداقت کیلئے مینارہ نور ہے جنہوں نے کمسنی میں دین خداوندی کی بقاء کیلئے جان جان آفریں کے سپرد کی، سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ خانوادہ رسالتؐ کے تمام صغیر وکبیر احیائے اسلام کیلئے وقف تھے جن کے ہاں راہ اسلام میں موت کو گلے لگانا شہد کے ذائقہ سے بھی زیادہ شیریں تھا، انہوں نے کہا کہ آج کشمیر وفلسطین سمیت دنیا بھر میں آزادی وحریت کیلئے برسرپیکار نونہالوں کا جذبہ سرفروشی کربلا کے جواں سال اور کمسن ہیروز کا مرہون منت ہے۔انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں ظلم کا بازار گرم کرنے والے دشمنان اسلام کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کیلئے نسل نو کو اپنے دلوں میں جذبہ قاسمؑ پیدا کرنا ہوگا، انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنانے کیلئے مشاہیر اسلام کی سیرت وکردار پر عمل پیرا ہونا ازحد ضروری ہے۔سیدہ بنت علی موسوی نے باور کرایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور تمام مکاتب نے مل جل کر حصول پاکستان میں اپنی قربانیاں پیش کیں اور آج بھی بقائے پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ تمام مکاتب باہمی اتحاد و یگانگت سے تمام دشمنان دین ووطن کو ناکام ونامراد کر دیں، انہوں نے کہا کہ کربلا کے شہداء میں کمسن بچوں اور بوڑھے مجاہدوں کا جذبہ فداکاری ہر دور کے حریت پسندوں کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے، اس موقع پر منظور کردہ قراردادوں میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ قیام امن کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور اس فرسودہ روایت کو ختم کیا جائے کہ علماء وذاکرین پر پابندی کا حربہ استعمال کرتے ہوئے انہیں ذکر حسینؑ سے دور کیا جائے ،قرارداد میں میڈیا پر عشرہ محرم کے دوران طربیہ پروگراموں کی نشریات کی مذمت کی گئی اور اس ضمن میں پیمرا سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ میڈیا کو احترام محرم الحرام کا پابند کرے، مجلس عزا سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس، ذاکرہ تہذیب زہرا نے بھی خطاب کیا، اختتام مجلس پر شبیہ مہندی شہزادہ قاسم ابن حسنؑ برآمد ہوئی اور ماتم داری کی گئی جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی، مجلس عزاء میں سکیورٹی کے فرائض ام البنین ڈبلیوایف نے ادا کئے جبکہ سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ نے معاونت کے فرائض سرانجام دیئے۔

امام حسینؑ نے حرمِ خدا مکہ کیوں چھوڑا

تحریر:سید قیصر عباس نقوی

امام مظلومؑ نے 28 رجب نصف رات کے بعد مدینہ سے کوچ فرمایا اور 3 شعبان کو مکہ میں نزول فرمایا، 3 شعبان سے 8 ذی الحج تک مکہ میں قیام پذیر رہے کوفیوں کے خطوط اور قاصدین کے اصرار پر جناب مسلم بن عقیلؑ ماہ رمضان کو مکہ سے کوفہ روانہ ہوئے، شعبان، رمضان، شوال، ذی القعدآپ نے مکہ میں گزارے، ذوالحجہ کا چاند طلوع ہوا مختلف شہروں سے لوگ حج کیلئے مکہ میں وارد ہونے لگے، مکہ کو حرم خدا اور جائے پناہ اور جائے امن سمجھ کرامت جد کے ستائے ہوئے امام امن وسکون کی تلاش آئے لیکن یہاں سکھ نہ ملا، حرم خدا جہاں معمولی جانور کا مارنا حرام ہے ، فرزند رسول کو جان کا خطرہ پڑ گیا کیونکہ یزید نے حاجیوں کے لباس میں بنی امیہ کے چنے ہوئے بدکردار اس مقصد کیلئے بھیجے کہ فرزند رسول کو مکہ میں حج کے دوران قتل کر دیا جائے ، یزید کی سیاست اس میں یہ تھی کہ حسینؑ قتل ہو جائیں گے اور اس قتل کا الزام عبداللہ بن زبیر پر لگا کر اس کو قتل کے بدلے قتل کرادونگا کیونکہ عبداللہ بن زبیر یزید کا مخالف تھا اس نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا اور خود مکہ میں اپنی حکومت قائم کرنے کی تمنا میں لوگوں سے بیعت لینے کا ارادہ رکھتا تھا اسی بناء پر تیس آدمی اسی مقصد کیلئے حاجیوں کے لباس میں مکہ بھیجے اور انہیں تاکید کی کہ ہر حال میں حسینؑ ابن علیؑ کو قتل کر دیا جائے یہ خبر پا کر فرزند رسول نے مکہ میں مزید قیام مناسب نہ سمجھا کہ اس طرح میری موت غیر موثر ہو جائے گی میرا قاتل مخفی ہو جائے گا یزید کی سیاست کارگر ہو جائے گی میں مارا جاؤں گا لیکن یزید بدافعال ثابت ہو گیا، میری وجہ سے کعبہ کی حرمت زائل ہو جائے گی، حق وباطل میں فرق نہ ظاہر ہوگا، میں تو کھلے آسمان تلے قربانیاں پیش کرونگا، میری قربانیاں بے مقصد نہیں ہونگی، آٹھویں ذوالحجہ کو سبط نبی نے حج کو عمرہ سے بدل کر احرام کھول دیئے لوگ چاروں طرف سے کعبہ کی زیارت کو آ رہے تھے اور حسینؑ حرمت کعبہ کے تقدس کی خاطر کعبہ سے جدا ہو رہے تھے خیال ہے کہ وقت وداع کعبہ کی دیواروں کو مل کر روئے ہونگے اور کعبہ بھی بتول کے لال کی غربت و بے کسی پر ضرور رویا ہوگا صرف کعبہ نہیں حجر اسود بھی رویا ہوگا، صفاء مروہ بھی روئے ہونگے منیٰ نے بھی شبیرؑ کی جدائی میں گریہ کیا ہوگا کیونکہ یہ تمام قدیمی حاجی (حسینؑ) سے مانوس تھے، مورخین کے مطابق 25 حج فرزند رسول نے پیادہ پا کئے تھے اب یہ آخری حج تھا آخری زیارت تھی فضاء مکہ سوگوار زمین حرم بے قرار اور دیوار کعبہ اشکبار تھی کہ اولاد رسولؐ اور بنات بتولؑ پناہ لینے آئیں اور میں پناہ نہ دے سکی، حرم خدا سے روانگی کے وقت چونکہ تمام سربرآوردہ شخصیات حج کیلئے مکہ میں موجود تھیں عین ایام حج میں فرزند رسول کی تیاری سن کر سب حیران رہ گئے اور روانگی کی وجہ دریافت کرنے اور مشورہ دینے کیلئے حاضر خدمت ہوئے ان میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، ابوبکر بن حارث بن حشام، محمد بن حنیفہ اور عبداللہ بن جعفر طیار شامل تھے، ان تمام حضرت نے اپنی اپنی عقل و دانش کے مطابق مشورے دیئے ان میں تمام کی قریب قریب یہ رائے تھی کہ آپ عراق نہ جائیں اور حرم خدا میں رہیں ان کے جواب میں مولا حسینؑ نے کئی باتیں ارشاد فرمائیں......1......بنی امیہ مجھے حرم خدا میں فریب و مکاری سے قتل کرنا چاہتے ہیں مجھے مکہ میں قتل ہونا پسند نہیں اس طرح میرا قاتل چھپ جائے گا حرم خدا کی حرمت ضائع ہوگی......2......اگر میں مکہ سے جلد نہ نکلوں تو گرفتار کیا جاؤں......3......عبداللہ بن عمر کے جواب میں فرمایا کہ بنوامیہ میرے خون کے پیاسے ہیں مجھے خانہ خدا میں نہ بیٹھنے دینگے اور اگر میں کسی نامعلوم جگہ چلا جاؤں تو بھی مجھے ڈھونڈ نکال کر قتل کر دینگے کیونکہ ان کا مقصد بیعت یزید کیلئے مجھے مجبور کرنا ہے اور مجھے وہ کسی صورت بیعت کیلئے مجبور نہیں کر سکتے پھر ابن عمر سے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل نے پو پھٹنے سے سورج نکلتے تک ستر پیغمبروں کو قتل کیا اور اس کے بعد با اطمینان بازاروں میں جا بیٹھے تھے اور اپنے لین دین میں مصروف ہو گئے گویا انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں، خدا نے ان کے اتنے بڑے گناہ کی سزا دینے میں جلدی نہیں فرمائی خدا حلیم ہے مگر انجام کار ان کو پکڑ لیا اور سخت سزا دی خدا ہی سب سے بہتر بدلہ لینے والا ہے، ابن عمر کے جواب میں کیا بہترین اور مناسب جواب دیا ہے ان صاحب نے جناب امام کو یزید کی بیعت کر لینے کا مشورہ دیا تھا جس کے جواب میں حضور نے بنوامیہ کے ظلم و ستم اور شرارتوں کو بنی اسرائیل (یہودیوں) کے ساتھ مشابہت اور اپنی اور اپنے رفقاء کی شہادت و مظلومی کو پیغمبران بنی اسرائیل اور شہادت اور فی سبیل اللہ موت کے ساتھ تشبیہ دی ہے یعنی پیغمبران ماسلف نے فریضہ ہدایت اور وظیفہ تبلیغ کے سلسلے میں موت گوارا کر لی لیکن بنی اسرائیل کی ہاں میں ہاں ملانے، ان بدکردار کی تصدیق کرنے اور ان کو حکمران مان لینے سے صاف انکار کر دیا، انہی پیغمبران ماسلف کے طریقہ کو اسرف الانبیاء کے صحیح جانشین نے اپنایا، بہتر (72) ساتھیوں سمیت موت گوارا کر لی مگر بنوامیہ کے آگے عبداللہ بن زبیر درحقیقت جناب امام کے مکہ سے خروج پر راضی تھا اس کی حکومت کے قیام میں جو مانع تھا وہ حسینؑ ابن علیؑ تھے چونکہ ابن زبیر مکہ میں اپنی حکومت قائم کرنے اور لوگوں سے بیعت لینے کی تیاری میں تھا اور حسینؑ ابن علیؑ کی موجودگی میں لوگوں کا میلان کسی صورت میں عبداللہ بن زبیر کی طرف معبونہیں سکتا تھا لہٰذا وہ دل سے چاہتا تھا کہ حسینؑ یہاں سے چلے جائیں لیکن بظاہر اس نے نہ جانے کی صلاح دی اور قیام کا مشورہ دیا جس کے جواب میں امام مظلوم نے وہی فرمایا کہ میرے قتل سے حرمت کعبہ پر آنچ آئے گی اور میرا قاتل چھپ جائے گا اور میری موت غیر موثر ہو جائے گی، محمد بن خ ی فہ اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار کے مشورہ کے جواب میں فرمایا کہ مجھے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے اور عالم خواب میں انہوں نے سب کچھ فرما دیا ہے اس واسطے میں وہی کرونگا جو انہوں نے فرمایا ہے اس واسطے اب جو ارادہ کر چکا ہوں عراق جاتا ہوں اب جو خدا کو منظور ہوگا ہو کر رہے گا، جناب عبداللہ بن عباسؓ نے

جب دیکھا کہ حسینؑ نے سفر عراق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو عرض کیا مولا اگر سفر عراق ضروری ہے تو ایسے سفر میں اہل وعیال کو ساتھ نہ لے جائیں، حضرت نے فرمایا میں ان کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں جب کہ میرے نانا نے ان کو اپنے ساتھ رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے میں ان کو کس کے سپرد کروں یہ میرے نانا کی امانت ہیں اور میرے مقصد میں شریک کار ہیں اور یہ خود میرے ساتھ اس قدر مانوس ہیں کہ میری جدائی گوارا نہیں کرسکیں گے، یا ابن عباس اللہ تعالیٰ مجھے مقتول دیکھنا میرے نانا کی ان امانتوں کو اسیر دیکھنا چاہتا ہے میری گردن پر تلوار اور ان کے ہاتھوں میں رسیاں دیکھنا چاہتا ہے میری لاش بے گوروکفن اور انہیں عریاں مجھے صحرا کربلا میں بے وارث اور ہمیں کوفہ و شام میں قیدی دیکھنا چاہتا ہے گو میرا سفر رنج وبلا کی گھٹاؤں میں گھرا ہوا ہے فضا مکدر ہے، زمانہ دشمن ہے سفر پرخطر ہے لیکن میں ان کے بغیر اور یہ میرے بغیر نہیں رہ سکتے جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ میرا امام مظلومؑ کے ساتھ یہ مکالمہ ہو رہا تھا کہ اسی اثناء میں پردے کے پیچھے سے آواز آئی اے عبداللہ! یہ مشورہ مناسب نہیں اب سوائے حسینؑ کے ہمارا کون ہے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ معظمہ جناب زینب حسینؑ کی بہن تھیں، جناب زینب صحیح فرماتی تھیں کیونکہ جناب رسول خدا کے انتقال کے بعد جناب امیر المومنینؑ جناب سیدہؑ اور جناب حسنؑ اور جناب حسینؑ ان کے سہارا تھے جناب امیر المومنین کی شہادت کے بعد حسینؑ اور حسینؑ سہارا تھے اور جناب امام حسنؑ کی شہادت کے بعد پیارے بھائی حسینؑ کی ذات تھی لیکن جناب حسینؑ کے بعد اس دکھیاری بہن اور دوسری بیبیوں کا سہارا کون تھا کس کے آسرے میں مدینہ میں رہتیں کیا حسینؑ کے بعد مدینہ رہنے کے قابل تھا؟ ان اجڑے گھروں میں بغیر حسینؑ اور عباسؑ کے رہ سکتیں آخر مظلوم مسافر مکہ چھوڑنے پر مجبور ہوگیا، مکہ پررونق ہے چہار طرف سے لوگ مکہ میں حج کیلئے داخل ہو رہے ہیں دین کا وارث مکہ سے باہر جا رہا ہے آج شہنشاہ حجاز کو کہیں پناہ نہیں مل رہی، دنیا جن کے سائے میں پناہ لیتی تھی آج ان پر زمین تنگ ہو رہی ہے جہاں پرندے تک امان میں رہتے تھے آج فرزند رسولؐ کو وہاں اماں نہیں امت جد کا ستایا ہوا مسافر اطراف پر نظر ڈالتا ہے مگر ہر طرف موت کی صدا استقبال کرتی ہے۔

وہ دن ہیں جن دنوں میں کوئی کرتا نہیں سفر
صحرا کے جانور بھی نہیں چھوڑتے ہیں گھر
رنج و مسافرت میں ہیں سلطان بحر و بر
لب برگ گل سے خشک ہیں چہرہ عرق میں تر
آتی ہے خاک اڑ کے یمین و یسار سے
گیسوئے مشک بار اٹے ہیں غبار سے

ابوالفضل العباس

از جعفر علی جعفری

جوہر تیغ ید اللہ دکھانے والے
نعرہ غیظ سے گردوں کو ہلانے والے
قہر خالق کی طرح برق گرانے والے
حشر پر حشر ہر اک آن مچانے والے
ضیغم شیرخداؑ حضرت عباسؑ آئے
غیظ میں آئیں تو یہ ظلم کی شاخیں چھانٹیں
کوہ آہن ہو تو صمصام دو دم سے کاٹیں
گر، یہ ، آب دم شمشیر کے ساغر بانٹیں
رن ہے کیا شے، ابھی صحرائے قیامت پائیں
خون کفار کا دریا، سر طوبیٰ جائے
مسئلہ تیغ علمدار کا پیچیدہ ہے
غل ہے فوجوں میں کہ یہ صاعقہ نادیدہ ہے
ہیبت ضرب یہ ہے ، چرخ بھی کا ہیدہ ہے
روئے خورشید ہے یا برگ خزاں دیدہ ہے
رعب چھایا ہے کہ جوزا سے نہ بولا جائے
سطوت حضرت عباسؑ کا پہرا دیکھو
چرخ دوار بھی ساکن ہے ، تماشا دیکھو
صفحہ دہر کا بگڑا ہوا نقشہ دیکھو
دن یہ سمٹا کہ بنا خوف سے تارا دیکھو
گر چلے ابلق ایام بھی ٹھوکر کھائے
آنکھیں دکھلائیں، تو خورشید کا چہرہ فق ہو
ڈانٹ بتلائیں تو مریخ کا زہرہ شق ہو
گرمی غیظ جو دیکھے تو فلک زیبق ہو
بگڑیں تیور تو فضا عرش کی بے رونق ہو
ایک حملے میں جہاں نذر فنا ہو جائے

تمام دہشتگرد استعماری قوتوں کی پیداوار ہیں جنہیں ناکام کرنے کیلئے راہ کربلا اختیار کرنا ہوگی، آغا حامد علی موسوی

قوم افواج پاکستان کی پشت پر کھڑی ہے، ضرب عضب ملکی بقاء کی جنگ ہے

اسلام آباد (ام البنین نیوز) دین وشریعت کی سربلندی کیلئے ریگزار کربلا پر نواسہ رسولؐ امام حسینؑ اور آپؑ کی اولاد واصحاب، وانصار کی لہو رنگ قربانی کی یاد میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مرکزی جلوس ذوالجناح علم وتابوت وگہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت میں مسجد امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد سے برآمد ہوا جس میں درجنوں ماتمی دستوں سمیت ہزاروں عزاداران مظلوم کربلاؑ نے شرکت کی، دوران جلوس الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ تمام دہشتگرد تنظیمیں استعماری قوتوں کی پیداوار ہیں جن کی آڑ میں مسلم ممالک میں مداخلت کا جواز حاصل کیا جارہا ہے، استعمار اپنے گماشتوں کے ذریعے القاعدہ وٹی ٹی پی کے بعد داعش کے بھیانک روپ میں مسلم ممالک میں خوف کی لہر پیدا کرنے میں مصروف ہے جسے ناکام کرنے کیلئے امت مسلمہ کو راہ کربلا اختیار کرنا ہوگی، تمام عزادار بلا خوف وخطر عزاداری میں شریک ہوں ہمیں راہ حسینیتؑ سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی سیاستدانوں کو اگر رسولؐ اور آل رسولؐ سے ذرا بھی پیار ہے تو اپنی سیاست کو محرم میں معطل کردیں، پوری قوم افواج پاکستان کی پشت پر کھڑی ہے، آپریشن ضرب عضب پاکستان کی بقاء کی جنگ ہے، پاکستان ایٹمی صلاحیت اور نظریہ اساسی اسلام کی وجہ سے نشانہ بنایا جارہا ہے اس کے نزدیک باقی مسلم ممالک ریت کی دیوار ہیں اصل خطرہ اور ٹارگٹ صرف پاکستان ہے، انہوں نے کہا کہ القاعدہ وٹی ٹی پی کی طرح اور استعمار کی کوکھ سے داعش نے جنم لیا ہے جو جہادی اسلام کا نام استعمال کرکے مسلمانوں کے گلے کاٹ رہے ہیں، انہیں اسلام سے پیار ہے تو غزہ وکشمیر جاکر دشمنان اسلام کو نابود کریں، دنیا بھر میں جنگ دہشتگردی کی آگ مغرب ویہود کے اسلحہ کی فروخت کیلئے بھڑکائی جارہی ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور سے برآمد ہونے والے مرکزی جلوس شبیہ ذوالجناح وعلم مبارک کے دوران میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؑ نے کربلا میں لازوال قربانی دے کر دین وشریعت اور بشریت کو بچالیا آج ہر سو حسینیتؑ ہے اور پورے عالم پر حکمرانی وسلطانی کربلا کی ہے، ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ دھرنے والوں کو اگر رسول پاکؐ سے ذرا بھی محبت ہے تو نواسہ رسولؐ کی شہادت کے ایام میں کھیل تماشہ بند کرنا چاہئے جو بھی رسولؐ وآل رسول کا لحاظ نہیں کریگا انہیں ندامت، خجالت اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں ملے گا، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے واضح کیا کہ ہم نے سانحات میں جنم لیا ہمیں ڈرایا اور خوفزدہ نہیں کیا جاسکتا درس کربلا کا ہے خوف بس خدا کا ہے، سانحہ راولپنڈی میں انتظامیہ نے بے گناہوں کو ملوث کیا ان کو گرفتار کیا جو عزادار تھے علم اٹھائے ذوالجناح پکڑی ہوئی تھی ماتم کررہے تھے اصل مجرم آزاد پھر رہے ہیں ان پر نہ حکومت نے ہاتھ ڈالا نہ ڈال سکتی ہے، انہوں نے سکیورٹی کے انتظامات سخت کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وزارت داخلہ اور ملک بھر میں محرم سیل قائم کئے جائیں تعاونو علی البرہ والتقویٰ کے تحت ہم تعاون کیلئے ہمیشہ کی طرح تیار ہیں، ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قائداعظم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا ہے لہٰذا ہمیں اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے بدقسمتی سے نااہل حکمران ہر دور میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کے موقف سے پیچھے ہٹتے رہے جس نے کشمیر کاز کو بے حد نقصان پہنچایا اس مرتبہ وزیراعظم نے جنرل اسمبلی میں تقریر کے دوران اس موقف پر آئے تو ردعمل کے طور پر کشمیر کمیٹی کے سربراہ پر حملے کروادیے، انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمسایوں سے متعلق خارجہ پالیسی کو درست کرے اور دوست ممالک کو دشمن نہ بنایا جائے آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ تمام انبیاء نے نواسہ رسولؐ امام حسینؑ کی شہادت کو یاد کرکے گریہ فریاد کے پہلے عزادار حضرت آدمؑ ہیں، دریں اثناء ماتمی جلوس نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتا ہوا اپنے مقررہ راستوں سے گزر کر محمدی چوک جی نائن ٹو پہنچ کر جلسے کی شکل اختیار کرگیا جہاں ہزاروں عزاداران حسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید قمر حیدر زیدی نے کہا کہ مظلوم کربلاؑ کا غم حیات ہے نجات ہے، اس موقع پر عزاداران حسینؑ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اسلام کی سربلندی، وطن عزیز کے دفاع اور شیعہ سنی اخوت ویگانگت کے فروغ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور آٹھ ربیع الاول تک جاری ایام عزاء کے دوران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کرکے اجرت رسالتؐ ادا کیا جائیگا بعدازاں عزاداروں نے زنجیر زنی کرکے مظلوم کربلا کا پرسہ پیش کیا، جلوس اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا جامعہ امام الصادق کراچی کمپنی پہنچ کر اختتام پذیر ہوا جہاں علاقہ ونہار کے ماتمداران نے مخصوص ومنفرد انداز میں نوحہ خوانی وزنجیر زنی کی، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور گردونواح کے درجنوں ماتمی دستوں نے ماتمداری میں شرکت کی، جلوس کے تبرکات میں شبیہ ذوالجناح، علم مبارک، گہوارہ علی اصغرؑ اور مہندی شہزادہ قاسمؑ شامل تھے، مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، ایم او، ابراہیم سکاؤٹس، مختار جنریشن مختار فورس نے جلوس کے انتظامات میں حصہ لیا جبکہ خواتین کیلئے ام البنین ڈبلیو ایف کی رضاکاروں نے سکیورٹی فرائض سرانجام دیے، دوران جلوس سبیل حسینی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اسلام آباد کی محرم کمیٹی کے اراکین اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کے علاوہ پولیس کی بھاری جمعیت تمام راستے جلوس کے ہمراہ موجود تھی، اختتامی دعا علامہ سید ثقلین علی بخاری نے کرائی، اختتام پر جلوس کے منتظم اعلیٰ سید شجاعت علی بخاری نے جلوس کے شرکاء، ماتمیوں وعزاداران اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

سکینہ جنریشن کارنر

ارشادات گرامی امام جعفر صادقؑ

شبرا زینب ممبر سکینہ جنریشن دینہ

☆......خوش بخت وہ ہے جو اپنے آپ کو تنہائی میں لوگوں سے بے نیاز اور خدا کی طرف جھکا ہوا پائے

☆......توبہ میں تاخیر نفس کا دھوکہ ہے۔

☆......شیطان کے غلبے سے بچنے کیلئے لوگوں پر احسان کرو

☆......جو تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے تم بھی اس کی عزت کرو اور جو ذلیل سمجھے اس سے خود دوری برتو

☆......جو دوسروں کی دولت مندی پر للچائی نظر ڈالے گا وہ ہمیشہ فقیر رہے گا

☆......جو کسی کو بے پردہ کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود برہنہ ہو جائے گا

☆......جو شخص بے وقوفوں سے راہ و رسم رکھے گا ذلیل ہوگا، جو علماء کی صحبت حاصل کرے گا، عزت پائے گا، جو بری جگہ دیکھا جائے گا بدنام ہوگا

☆......چغل خوری سے بچو کیونکہ یہ لوگوں کے دلوں میں دشمنی اور عداوت کا بیج بوتی ہے

☆......دنیا میں لوگ باپ دادا سے متعارف ہوتے ہیں اور آخرت میں اعمال کے ذریعے سے پہچانے جائیں گے

☆......جب کوئی نعمت ملے تو بہت زیادہ شکر کرو تاکہ اضافہ ہو جب روزی تنگ ہو تو استغفار زیادہ کیا کرو کہ ابواب رزق کھل جائیں گے۔

کاتب کے بغیر قلم کا لکھنا

اجوہ نور ممبر سکینہ جنریشن پنڈی گھیپ

ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھنے میں مصروف تھے، اتنے میں نماز کا اول وقت ہوا تو آپؑ نے لکھنا بند کر دیا اور نماز کیلئے اٹھے، میں نے اس وقت عجیب منظر دیکھا کہ آپؑ نماز پڑھنے میں مصروف تھے مگر قلم کاغذ پر خود بخود چل رہا تھا اور وہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک مضمون پورا نہ ہو گیا، یہ دیکھ کر میں حضرت کی تعظیم کیلئے جھک گیا پھر جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے قلم اٹھایا اور لوگوں کو ملنے کی اجازت دی۔

حضرت علیؑ اور خیبری

ام فروا کیانی ممبر سکینہ جنریشن ایبٹ آباد

ایک مرتبہ حضرت علیؑ ایک راستہ سے گزر رہے تھے اور ایک مرد خیبری آپؑ کے ہمراہ تھا پس دونوں کا گزر ایک وادی سے ہوا جس میں پانی بہہ رہا تھا پس خیبری نے اپنی سواری پر سوار ہو کر کچھ پڑھا اور پانی سے گزر گیا اور پلٹ کر حضرت کو آواز دی کہ اے شخص اگر تو وہ جانتا جو میں جانتا ہوں تو تو بھی پانی سے گزر جاتا جیسا کہ میں گزر گیا، حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا تو ذرا اپنی جگہ پر ٹھہر جا پھر حضرت علیؑ نے پانی کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ جم گیا اور آپؑ اس پر سے گزر گئے، مرد خیبری نے جب یہ منظر دیکھا تو سواری سے اتر کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے جوان تو نے کیا کہا کہ پانی جم کر پتھر بن گیا، حضرت علیؑ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا کہ پانی پر سے گزر گیا، مرد خیبری نے کہا میں نے اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارا، حضرت علیؑ نے پوچھا وہ اسم اعظم کیا ہے؟ خیبری نے بتایا کہ میں نے محمدؐ کے وصی کے نام کے ساتھ خدا سے سوال کیا آپؑ نے ارشاد فرمایا میں علیؑ ہی محمدؐ کا وصی ہوں یہ سنتے ہی خیبری نے کہا بے شک آپؑ بجا فرماتے ہیں اور اسلام قبول کر لیا۔

باز اور مچھلی کا واقعہ

ارج زہرا کیانی ممبر سکینہ جنریشن پشاور

امام محمد تقیؑ جن کی عمر مبارک اس وقت نو برس تھی ایک دن بغداد کے کسی راستے میں کھڑے ہوئے تھے اور چند لڑکے وہاں کھیل رہے تھے کہ ناگہاں خلیفہ مامون کی سواری دکھائی دی سب لڑکے دوڑ کر بھاگ گئے مگر حضرت امام تقیؑ اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب مامون کی سواری وہاں پہنچی تو اس نے حضرت امام تقیؑ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جب سب لڑکے بھاگ گئے تو آپؑ کیوں نہ بھاگے انہوں نے بے ساختہ بلا تامل جواب دیا کہ میرے کھڑے رہنے سے راستہ تنگ نہ تھا جو ہٹ جانے سے وسیع ہو جاتا

ور میں نے کوئی جرم نہیں کیا کہ ڈرتا نیز میرا حسن ظن ہے کہ تم بے گناہ کو ضرر نہیں پہنچاتے، مامون حضرت امام تقیؑ کے انداز بیاں سے متاثر ہوا اور اس کے بعد مامون وہاں سے آگے بڑھا اس کے ساتھ شکاری باز بھی تھے جب آبادی سے باہر نکل گیا تو اس نے ایک ایک باز کو ایک چکور پر چھوڑا باز نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جب واپس آیا تو اس کی چونچ میں ایک چھوٹی سی زندہ مچھلی تھی جس کو دیکھ کر مامون بہت متعجب ہوا تھوڑی دیر میں جب وہ اسی طرف لوٹا تو اس نے امام محمد تقیؑ کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ وہیں دیکھا جہاں وہ پہلے تھے، لڑکے مامون کی سواری دیکھ کر پھر بھاگے لیکن امام محمد تقیؑ بدستور سابق وہیں کھڑے رہے جب مامون ان کے قریب ایا تو مٹھی بند کر کے کہنے لگا کہ بتایئے میرے ہاتھ میں کیا ہے، آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے دریائے قدرت میں چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں اور سلاطین اپنے باز سے ان مچھلیوں کا شکار کر کے اہل بیت رسالتؐ کے علم کا امتحان لیتے ہیں یہ سن کر مامون بولا بے شک تم علی بن موسیٰ رضا کے فرزند ہو۔

شہزادی سکینہؑ کی پہلی غذا

سیدہ خضران موسوی ممبر سکینہ جنریشن اسلام آباد

علامہ ابوالبرکات کا بیان ہے کہ ولادت کے بعد شہزادی سکینہؑ نے دو دن تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا جس کی وجہ سے جناب بی بی رباب سخت متفکر و پریشان ہوئیں تیسرے دن اس واقعہ کی اطلاع جب امام حسینؑ کو ہوئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا اے ربابؑ میری بچی کو تھوڑی دیر کے لئے مجھے دے دیجئے، جناب ربابؑ نے حکم کی تعمیل کی امام نے بی بی سکینہؑ کو اپنی آغوش میں لیا سینے سے لگایا پیار کیا پیشانی کو بوسہ دیا اور کان میں کچھ کہا اس کے بعد اپنی زبان مبارک بچی کے دہن میں دے دی، شہزادی سکینہؑ ایک طرف زبان امامتؑ چوس کر سیر و سیراب ہو رہی تھیں اور دوسری طرف امامؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ، بی بی ربابؑ کی نظر امامؑ کے چہرے پر پڑی گھبرا کر پوچھا آقا کیا اس بچی کی ولادت آپ کے کرب و اضطراب کا سبب ہے؟ فرمایا ربابؑ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک دن یہی بچی بے آب و گیاں میدان میں تین دن کی بھوکی پیاسی خالی کوزہ ہاتھ میں لئے العطش العطش کی صدائیں بلند کر رہی ہوگی اور نرغہ اعداء میں اس کی فریاد سننے والا کوئی نہ ہوگا اس کے بعد آپؑ نے کربلا میں رونما ہونے والے مصائب و آلام کا تذکرہ فرمایا جسے سن کر جناب ربابؑ اس قدر روئیں کہ بے ہوش ہو گئیں۔

پتھروں کے درمیان سے سیب برآمد کرنا

سیدہ بنت زہرہ ممبر سکینہ جنریشن ٹیکسلا

جابر جعفی راوی ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ''حیرہ'' کا سفر کیا اور جب ہم کربلا پہنچے تو آپؑ نے فرمایا جابر یہ سرزمین ہمارے اور ہمارے شیعوں کیلئے جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور ہمارے دشمنوں کیلئے دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے بعدازاں آپؑ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا جابر کچھ کھانا پسند کرو گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میرے آقا اسی وقت آپؑ نے پتھروں کے درمیان اپنا ہاتھ داخل کیا اور ایک سیب نکال کر مجھے دیا جب میں نے سیب کی خوشبو سونگھی تو یوں محسوس ہوا کہ میں نے آج تک اس جیسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی تھی مجھے خوشبو سے اندازہ ہو گیا کہ یہ جنت کا سیب ہے چنانچہ میں نے وہ سیب کھایا تو اس کے بعد مجھے چالیس دن تک کھانا کھانے کی احتیاج نہ ہوئی اور میں نے پورے چالیس دن بول و براز نہ کیا۔

عیدِ شجاع

مختار کی تلوار کا احسان ہے ہم پر
جس کے طفیل عیدِ شجاع آج ہے گھر گھر

دیکھا جو ابنِ سعد کا گردن سے جُدا سر
خوش ہوگئے عابدکہ ہٹا سوگ کا منظر

لب پہ جو امامت کے یہ مسکان سجی ہے
مومن کے لئے عید سے بڑھ کر یہ خوشی ہے

سلام

از قلم: سید محمد جعفری

سلام اس پر کہ ٹھکرایا ہے جس نے تاج سلطانی
سلام اس پر جو ہے صبر و رضا کی رسم کا بانی
سلام اس پر جو ہے زندہ زروئے نص قرانی
سلام اس پر کہ جس کا آخری سجدہ ہے لافانی
ملائک دیکھ کر ہنگامہ عاشور حیراں ہیں
کہ جو اس حال میں سجدہ کریں کیا وہ بھی انسان ہیں

سلام اس پر نبیؐ نے دوش پر جس کو بٹھایا تھا
سبق جس نے حمیت اور شرافت کا سکھایا تھا
اسی کی ضربتوں نے قصر استبداد ڈھایا تھا
اسی نے خون سے باطل کے شعلوں کو بجھایا تھا
وہی شاہ شہیداں تھا لہو اکسیر تھا جس کا
پیام زندگی ہر نعرہ تکبیر تھا جس کا

بڑھا دی نور نے اس کے ضیا قندیل ایماں کی
کلائی توڑ دی مظلومیت کے بل پہ شیطاں کی
وہی مرضی بنا لی اپنی جو مرضی تھی یزداں کی
سلام اس پر کہ جس نے لاج رکھ لی نوع انساں کی
نرالی شان رکھتے تھے بہتر کربلا والے
یہی سب تھے محمد مصطفیٰؐ والے خدا والے

سلام اس پر بتایا ہے طریقہ اس نے جینے کا
شہید کربلا تھا وہ ، مسافر تھا مدینے کا
دھنی تلوار کا ، مالک مروت کے قرینے کا
وہ تنہا ناخدا تھا رحمت حق کے سفینے کا
رسول اللہ نے اس کو اسی دن کیلئے پالا
سلام اس پر کہ اس نے گھر کا گھر قربان کر ڈالا

وہ اس دنیا سے پیاسا ہی گیا تھا حوض کوثر تک
دعا کرتا رہا امت کے حق میں زیر خنجر تک
سلام اس پر کہ تھی محدود فوج اس کی بہتر تک
ہے جس میں ہدیہ راہ خدا ننھا سا اصغر تک
اسی کے دم سے اب تک عظمت اسلام باقی ہے
ہر اک شے مٹ چکی لیکن خدا کا نام باقی ہے

ام البنین ڈبلیو ایف ہزارہ ڈویژن کے اجلاس کا انعقاد

ایبٹ آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر انتظام 6 صفر کو ضلع ایبٹ آباد امام بارگاہ بے وطن سرکار کا کول میں ایک تنظیمی اجلاس کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہزارہ ڈویژن کی مومنات نے کثیر تعداد میں شرکت کی اجلاس کا آغاز دعائے امام زمانہؑ سے کیا گیا، اس موقع پر ام البنین فورس کی ڈویژنل کمانڈر محترمہ عاصمہ خاتون نے اجلاس سے خطاب کیا اور مومنات کو ام البنین ویمن فورس، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے قیام اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا، آپ نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی بصیرت افروز قیادت اور بے داغ ماضی سے مومنات کو روشناس کیا اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے پس منظر، قیام اور کارہائے نمایاں کی وضاحت کرتے ہوئے ام البنین فورس کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا کہ پر آشوب عصر حاضر میں ام البنین فورس کی ضرورت کو کیوں محسوس کیا گیا، محترمہ عاصمہ خاتون نے اپنے خطاب میں زنانہ مجالس عزاء میں مومنات، امام بارگاہوں اور تبرکات کے تحفظ کے سلسلے میں ام البنین فورس کے کردار پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ شعائر اللہ کی حفاظت ہمارا اولین فرض ہے اور مجلس عزاء میں ڈیوٹی بردار محافظ صرف عزاداری نہیں کرتی بلکہ عزاداری کو بچانے کا فرض انجام دے کر مخدومہ کونینؑ کی نگاہ میں بلند مقام حاصل کرتی ہے کیونکہ عزاداری دعائے سیدہؑ کا نتیجہ ہے اور عزاداری کی بقاء کی محافظت میں فرائض سرانجام دینے والی مومنات بے پناہ اجر کی مستحق قرار پائیں گی اور اپنے وقت کے امام کے سامنے سرخرو ہوں گی، اس اجلاس میں ام البنین مشاورتی کونسل پشاور کی سینئر ممبران بیگم سلیم قزلباش ، بیگم علی افضال قزلباش اور بیگم ذوالفقار علی کیانی نے خصوصی شرکت کی، اجلاس میں شامل تمام خواتین نے محترمہ عاصمہ کے بیان پر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی پاکیزہ و روشن قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور ام البنین فورس میں شرکت اور کارکردگی کی حمایت کرتے ہوئے جذبات ایمانی سے سرشار ہو کر بے ساختہ نعرے لگائے کہ امام بارگاہ بے وطن سرکار نعروں سے گونج اٹھا آخر میں استغاثہ امام زمانہ کے بعد دعا کی گئی کہ پروردگار ہمیں قائد ملت جعفریہ کی قیادت میں امام زمانہؑ کی سپاہ میں شامل فرمائے (آمین)

مقام ابراہیمؑ کی جگہ تبدیل کرنا امت مسلمہ کے جذبات مجروح کرنے اور انتشار پھیلانے کے مترادف ہے، حامد موسوی

بیت الحرام مسلمانوں کی مرکزیت و وحدت کا نشان ہے، خدارا ایسے فتنے کھڑے نہ کئے جائیں جو امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیں

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ مقام ابراہیمؑ کی موجودہ جگہ تبدیل کرنے کی تجویز امت مسلمہ کے جذبات مجروح کرنے اور عالم اسلام میں انتشار پھیلانے کے مترادف ہے، بیت الحرام مسلمانوں کی مرکزیت اتحاد وتقویت کا نشان ہے، خدارا ایسے فتنے کھڑے نہ کئے جائیں جو خدا اور رسولؐ کی ناراضگی کا سبب بنیں اور امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیں، عالم اسلام کو بیرونی خطرات کے ساتھ اندرونی طور پر خارجی دہشتگردوں کی سازشوں کا ہے جس کی نشاندہی سعودی مفتی اعظم خطبہ حج میں بھی کرچکے ہیں اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو خانہ کعبہ اور روضہ رسولؐ کی منتقلی کے دل آزار منصوبوں پر عمل کی راہ ہموار ہوجائے گی اور حجر اسود بیت اللہ اور روضہ رسولؐ کی تعظیم کو شرک سمجھنے والی داعش اور قبلہ اول کی حیثیت کو مٹانے کے درپے صیہونی قوتوں کو تقویتؑ ملے گی، اسلامی آثار کی تباہی توہین اور ناقدری سلسلہ عالم اسلام کیخلاف گہری سازش ہے جس کیخلاف مسلم حکمرانوں، مسلم میڈیا، تنظیموں اور حقوق انسانی کے اداروں کو خاموشی کا قفل توڑنا ہوگا، اگر مقام ابراہیمؑ کی جگہ کی اہمیت نہ ہوتی تو کبھی خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ اس کو سیلاب کے بعد اپنی اصل جگہ پر نصب نہ کراتے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے مختلف تنظیموں کے سربراہان کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ شیطانی قوتیں مسلمانوں کی مرکزیت اور وحدت کو اپنے لئے ہمیشہ خطرہ سمجھتی رہی ہیں لہٰذا اپہلی جنگ عظیم کے بعد اپنے ایجنٹوں کے ذریعے جہاں خلافت کو پارہ پارہ کردیا وہاں مختلف ممالک اور خطوں میں اپنے ایجنٹ لا بٹھانے اور سرزمین حجاز ان آلہ کاروں کے حوالے کردی گئی جو مدت سے مقامات مقدسہ اور اللہ کی نشانیوں کو ملیا میٹ کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے اور یوں 1924ء میں رسالت مآبؐ و حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے مزارات کے سوا جنت البقیع، جنت المعلٰی میں حضور کے اجداد، اہلبیت اطہارؑ پاکیزہ صحابہ کبارؓ کے مزارات کو ملیا میٹ کردیا گیا، جس پر مسلم دنیا کچھ عرصہ کیلئے سراپا احتجاج بنی، برصغیر میں بھی مولانا محمد علی جوہر وشیعہ سنی علماء کی قیادت میں زبردست تحریک خلاف چلائی گئی لیکن رفتہ رفتہ یہ احتجاج ٹھنڈا پڑ گیا، انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی خاموشی اور نااتفاقی کے پیش نظر نجدیت نے اپنا کام جاری رکھا اور حرمین کی وسعت کے نام پر مدینۃ النبیؐ میں رسولؐ خدا کی جائے پیدائش سمیت تمام آثار نبویؐ کو ایک ایک کرکے مٹانا شروع کردیا، چند دن پہلے اس بات کو پھیلایا گیا کہ مسجد نبوی سے آنحضرتؐ اور خلیفتین کے مزارات کو کسی اور جگہ منتقل کردیا جائیگا لیکن مسلم ریاستوں کے حکمرانوں اور تنظیموں کو جیسے سانپ سونگھ گیا اور کسی نے ایک لفظ تک نہ کہا، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ اب نوبت بہ ایں جا رسید کہ مقام ابراہیمؑ کی موجودہ جگہ کو تبدیل کرنے کا پلان بنایا جارہا ہے جس کا انکشاف العربیہ نیوز ایجنسی نے 3 دسمبر کو اپنی رپورٹ میں کہا کہ سعودی عرب کے ممتاز عالم دین اور جامعہ القریٰ میں شعبہ عربی کے زبان وادب کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالعزیز حربی نے مسجد الحرام میں مقام ابراہیمؑ کو اپنی موجودہ جگہ سے ہٹا کر صحن مطاف کے ایک کونے پر منتقل کرنے کی تجویز دی ہے جس کی حمایت مختلف سعودی علماء نے کی ہے، سعودی اخبار مکہ کے مطابق مقام ابراہیمؑ مطاف کے وسط میں واقع ہے جس کے سبب حجاج اور زائرین کا رش بڑھ جاتا ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ چودہ سو سال بعد اچانک مقام ابراہیمؑ کو سے بہتر اور عہدیت ہر لحاظ سے قابل بھروسہ تھی، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے واضح کیا کہ زندہ قومیں اور ملل وادیان اپنے آثار کو باقی رکھتے ہیں اور مستقبل کیلئے ان سے روشنی حاصل کرتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے آثار خود مسلمانوں کے ہاتھوں مٹوائے جارہے ہیں تاکہ لوگ اسلام سے روشناس نہ ہوسکیں اور وہ قوتیں اسلام کو سخت گیر وانتہا پسند مذہب ثابت کرسکین اور یہ دنیا کو بتاسکیں کہ تمام تر بدامنی ودہشتگردی مسلمانوں کے سبب ہے، انہوں نے کہا کہ آج اگر امت مسلمہ مسائل سے دوچار ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ شعائر اللہ اور مشاہیر اسلام کی توہین کو معمولی سمجھ کر متواتر نظر انداز کیا جارہا ہے اسی سبب شیطانی قوتیں اس قدر دلیر ہوگئی ہیں کہ آئے روز رسولؐ خدا کے خاکے بنائے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی عزت وغیرت کو پامال کیا جاتا ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ اقوام متحدہ اور او آئی سی عرب لیگ سمیت تمام ادارے بیت اللہ، مسجد نبویؐ کے تمام آثار کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور جنت البقیع، جنت المعلیٰ سمیت سرزمین حجاج پر مٹا اور چھپا دیئے جانیوالے آثار نبویؐ و اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں اور جو قوتیں بھی دنیا بھر میں اسلامی آثار کو نقصان پہنچارہی ہیں ان کے خلاف مشترکہ ومتفقہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

مولا حسینؑ اور ان کے بہتر جانثاروں نے لازوال قربانیاں پیش کر کے خاک کربلا کو خاک شفاء بنادیا، رخشندہ کاظمی

دینہ(ام البنین نیوز)ام البنین گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام حسب فرمان قائدملت جعفریہ عشرہ اسیران کربلا کے سلسلے کی مجالس کا انعقاد کیا گیا جس میں ذاکرہ اہلبیتؑ رخشندہ کاظمی صاحبہ نے ''اسرارکربلا'' کے موضوع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امام حسینؑ وہ نجات دہندہ ہیں جنہوں نے شریعت محمدیؐ کے نفاذ، امت مسلمہ کی نجات اور بنی نوع انسان کی فلاح کیلئے ریگ زار کربلا میں اپنا بھرا پورا گھر لٹا دیا، سرزمین نینوا جو کرب و بلا کے نام سے پہچانی جاتی تھی جس میں داخل ہوتے ہی ہر نبیؑ کو آفتوں اور مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا، اسی ارض بلا پر مولا حسینؑ اور ان کے بہتر جانثاروں نے لازوال قربانیاں پیش کر کے خاک کربلا کو خاک شفا بنادیا، نواسہ رسولؐ نے کشتی دین کو ساحل مراد تک پہنچانے کیلئے چھ ماہ کے علی اصغرؑ سے لے کر اسی سالہ حبیب ابن مظاہر تک کے خون سے اس سرزمین کو سیراب کیا، پھر آپ کی بے مثال قربانی رنگ لائی اور اس زمین نے وہ رتبہ ومقام حاصل کیا کہ دنیا میں اس کا ثانی نہ رہا، سینۂ زمین پر موجود ارض ہائے مقدس میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف اور کربلا معلیٰ ہوگئی اور اس کی خاک، خاک شفاء ہوگئی اور کیوں نہ ہوتی کہ اس میں خاندان رسول کا خون شامل ہے اسے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے آل رسولؐ کے بے گور وکفن لاشوں کو ڈھانپا اور مخدرات عصمت کی بے ردائی کو پردہ پوش کیا، اس خاک کی عظمت کے پیش نظر اسے دیگر ارض ہائے مقدسہ کی طرح روز حشر محشور ہونے سے قبل اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا یہ وجہ ہے کہ کہ دنیا کا ہر باضمیر انسان جس طرح درس حسینیتؑ کا قدرشناس ہے اسی طرح خاک کربلا کی عظمت کا اعتراف کرتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں یہ مومن کی سجدہ گاہ ہے، مجلس کے اختتام پر شبیہہ تابوت بی بی زینبؑ برآمد ہوا اور ماتم داری کی گئی جس میں ام البنین ڈبلیوایف دینہ نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

حسینؑ نے سجدے میں سر کٹا کر اور زینبؑ نے سر کی چادر لٹا کر دین کو سربلند کر دیا، نادیہ رباب

بی بی زینتؑ نے اپنے پاکیزہ و روحانی کردار سے ثابت کر دیا کہ اگر خاتون حق پر ڈٹ جائے تو کفر کے ایوانوں کو لرزہ براندام کرسکتی ہے

پنڈی گھیپ (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیوایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ اسیران کربلا کے سلسلے میں مجلس عزاء کا انعقاد مرکزی امام بارگاہ حسینیہ پنڈی گھیپ میں ہوا جس میں کثیر تعداد میں مومنات نے شرکت کی، ذاکرہ اہلبیت محترمہ نادیہ رباب نے ''حسینیت اور زینبؑ'' کے موضوع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مقصد حسینؑ کو شہزادی زینبؑ نے پایہ تکمیل تک پہنچایا بعد از شہادت امام حسینؑ عصر عاشور امتحان زینبؑ وسید سجادؑ شروع ہوا، حسینؑ نے سجدے میں سر کٹا کر اور زینبؑ نے سر کی چادر لٹا کر دین کو سربلند کر دیا، بی بی زینب نے کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک بے ردا مخدرات عصمت اور بیمار بھتیجے کے ساتھ بازاروں کی تشہیر کو سہا، درباروں اور بازاروں میں لہجہ علیؑ میں خطبات دے کر حسینؑ کی حقانیت وآل رسولؐ کی عظمت کو ثابت کیا اور یزید کے کفر والحاد کی قلعی کھول دی ، شہزادی زینبؑ نے اپنے پاکیزہ وروحانی کردار سے ثابت کردیا کہ اگر خاتون حق پر ڈٹ جائے تو کفر کے ایوانوں کو لرزہ براندام کرسکتی ہے ، آپ کا کردار عالم نسوانیت کیلئے مینارہ نور ہے، بی بی زینبؑ نے اپنی چادر دے کر عالم اسلام کی خواتین کے پردے بچالئے آج دنیا بھر میں عورت، ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے روپ میں باعزت ہے اور تقدس کا یہ اعزاز شہزادی زینبؑ کا مرہون منت ہے، بی بی زینبؑ نے لازوال قربانیاں دے کر رہتی دنیا تک کیلئے اسلام کو مقروض اور حسینیتؑ کو معروف کردیا، بی بی زینبؑ نے اپنے خطبوں کی تلوار سے یزیدیت کا سر اور تاج وتخت کاٹ ڈالا ، آج گھر گھر پر علم عباسؑ لہرا رہا ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں مجلس حسینؑ برپا ہورہی ہے ، یہ سب شہزادی زینبؑ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے، عشرے کی مجالس سے ذاکرہ فرحانہ ناز، ذاکرہ بدر منیر، ذاکرہ شازیہ نعیم اور ذاکرہ محترمہ امتیاز صاحبہ نے بھی خطابات فرمائے، مجالس کے اختتام پر شبیہات و تبرکات تابوت آل رسولؐ بھی برآمد ہوئے اور مومنات نے ماتم داری کر کے سیدہ کونینؑ کو ان کی آل کا پرسہ دیا، تمام مجالس میں امام البنین فورس نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے

مولا حسینؑ نے پالنے میں فطرس کی تصویر اور آغوش نبیؐ میں راہب کی تقدیر بدل دی، شہزریہ بتول کیانی

امام حسینؑ تسکین قلب مصطفیؐ ہیں اور شہزادی سکینہؑ باعث تسکین قلب حسینؑ ہیں

پشاور (ام البنین نیوز) سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام شہادت شہزادی سکینہؑ کی مناسبت سے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ شہیدہ زندان کے سلسلے میں 6 صفر کو مجلس عزاء کا انعقاد امام بارگاہ آغا بہادر علی کیانی پشاور میں کیا گیا جس میں 3 تا 11 سال کی بچیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اس موقع پر سکینہ جنریشن کی ممبر اور ذاکرہ اہلبیت شہزریہ بتول کیانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام حسینؑ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے ظہور سے پہلے محمد مصطفیؐ، علی مرتضیٰؑ، حسن مجتبیٰؑ اور فاطمۃ الزہراؑ شکرانہ کردگار میں سربسجود ہوتے ہیں تو پنجتن پاک کے پانچویں معصوم کی آمد ہوتی ہے اور جن کے لئے آسمانوں سے فرشتے تہنیت وتبریک کے پیغامات لے کر اترتے ہیں امام حسینؑ کیلئے نبی پاک نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں، حسینؑ وہ ہستی ہے جس کیلئے نبی نے اپنے بیٹے ابراہیم کو قربان کر دیا، حسینؑ وہ ہستی ہے جن کیلئے محمد مصطفیؐ کے سجدوں میں طول ہے، حسینؑ وہ ہے جس کا ناقہ محمد مصطفیؐ ہے، مہر نبوت جس کی سواری اور واللیل زلفیں جس کی باگیں ہیں، مولا حسینؑ وہ معجزنما ہے جس نے پالنے میں فطرس کی تصویر اور آغوش نبیؐ میں راہب کی تقدیر بدل دی، شہزریہ بتول کیانی نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ مولا حسینؑ کو نبی پاکؐ اپنے دل و

جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے، امام حسینؑ تسکین قلب مصطفیٰ ہیں اور شہزادی سکینہؑ باعث تسکین قلب حسینؑ ہیں، یہ وہ معصوم بی بی ہیں جنہیں مولا حسینؑ نے تہجد کی نمازوں میں رب سے مانگا، یہ بی بی مولا کے دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی مولا کو وہ گھر پسند نہیں تھا جس میں سکینہ نہ ہو مگر افسوس کے بعد قتل حسینؑ امت نے اس شہزادی کو وہ دکھ دیئے جنہیں بیان کر کے کلیجہ پھٹتا ہے بعد از مجلس تابوت شہزادی سکینہ برآمد ہوا، سکینہ جنریشن کی ممبرز نے ماتم داری کی ام البنین فورس کی کارکنان نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

مولا حسینؑ نے نوک نیزہ پر اور شہزادی سکینہ نے زندان شام میں اپنی پاکیزگی وعظمت کا لوہا منوایا، عذرا کاظمی

ٹیکسلا (ام البنین نیوز) ام البنین گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام شہادت بی بی سکینہؑ کے سلسلے میں 12 صفر کو مجلس عزاء امام بارگاہ قصر زہراؑ شاہ پور ٹیکسلا میں منعقد ہوئی، جس سے ذاکرہ اہلبیت محترمہ عذرا کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سانحہ کربلا میں بی بی سکینہ کا کردار مخدرات عصمت میں کسی صورت کم نہیں اگرچہ آپ سب سے کم سن تھیں مگر اہل حرم کے ساتھ آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، بے روائی کا غم سہا اور کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک ماں بہنوں کے ساتھ سفر کے مصائب برداشت کئے بھوک و پیاس کی شدت کے باوجود مشن حسینیتؑ کی تکمیل میں کہیں بھی آپ کے پایہ استقلال میں جنبش نہ آئی، معصومہ سکینہ کا عظیم کردار عالم طفولیت کیلئے مشعل راہ ہے، اسیری کے دوران آپؑ نے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ آپ کم سنی کے باوجود عظمت و شہادت کی خاندانی روایت پر کاربند ہیں کیونکہ آپ سید الشہداءؑ و مظلوم کربلا کی بیٹی اور علیؑ و بتولؑ کی پوتی ہیں، بی بی سکینہؑ نے کسی بھی موقع پر صبر و برداشت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، مولا حسینؑ نے نوک نیزہ پر اور شہزادی سکینہؑ نے زندان شام میں اپنی پاکیزگی وعظمت کا لوہا منوایا، زندان شام میں بھیاء سجادؑ اور ماؤں، بہنوں اور پھپھیوں سے جدا ہو کر قید تنہائی کا غم برداشت کیا اور بالآخر معجز نما کی معجز نما بیٹی نے باباؑ کے سر کو معجزے سے اپنی آغوش میں بلایا، باباؑ سے آخری ملاقات کرتے ہی جام شہادت نوش کر لیا، آج دنیا خانوادہ حسینؑ کے کمسنوں کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، مجلس کے اختتام پر مومنات نے سیدہ مخدومہ کونینؑ کو ان کی پوتی معصومہ زندان کا پرسہ پیش کرتے ہوئے ماتم داری کی، ام البنین فورس و گرلز گائیڈ نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

اہلبیتؑ سے محبت ومودت عشق رسولؐ کا تقاضا ہے، خطیبہ قراۃ العین کاظمی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام محسن انسانیت شہید اعظم حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں کی بے مثال قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مجلس عزاء منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ قراۃ العین کاظمی نے کہا کہ اہلبیتؑ سے محب ومودت عشق رسول کا تقاضا ہے کیونکہ قرآن میں ارشاد ہے کہ میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے میرے اقرباء سے محبت کرو، میدان مباہلہ میں رسولؐ نے دنیا کو دکھا دیا کہ حسنؑ و حسینؑ فرزندان رسولؐ ہیں، جس پر قرآن گواہ ہے اور حدیث کی رو سے حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں جیسے رسولؐ کو تکلیف اور ایذا دینا گناہ کبیرہ ہے ویسے فرزندان رسول حسنؑ و حسینؑ کو ایذا دینا بھی گناہ کبیرہ ہے، انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ ابن علیؑ نے میدان کربلا میں سسکتی ہوئی انسانیت اور مٹتی ہوئی شریعت کی اقدار کو اپنے لہو سے سرخرو کر دیا، انہوں نے کہا کہ امام عالی مقامؑ نے انسانیت کے تحفظ و پاسداری اور نجات کیلئے بے مثل قربانی پیش کی، انہوں نے کہا کہ دین اسلام سب کے احترام کا سلیقہ سکھاتا ہے اور امن و سلامتی کا پیمبر ہے جس نے کبھی جارحیت نہیں کی بلکہ ہمیشہ دفاع کی پالیسی اپنائی ہے، انہوں نے کہا کہ حق کے طرفداروں نے جبر واستبداد کے خلاف نوک سناں پر چڑھ کر بھی آواز بلند کی ہے یہی وجہ ہے کہ آج بھی عزاداری کا سلسلہ جاری ہے جو ظلم و ستم کیخلاف باضمیر انسانوں کا پرامن احتجاج ہے، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ کسی دور میں بھی جب یزیدیت نے سر اٹھایا تو حسینیتؑ ہی نے اس کے مقابلے میں سپر کا کام کیا، دختران ہاشمی، ساجدہ نقوی نے بارگاہ امامت میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

امت مسلمہ مصائب وآلام کے خاتمے کیلئے تعلیمات محمدؐ وآل محمدؐ کی عملی پیروی کرے، خطیبہ نیلوفر زوار

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ہفتہ اسیران کربلا کی مناسبت سے ام البنین ڈبلیو ایف سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ، انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس اسیران کربلاؑ کا انعقاد کیا گیا، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے خطیبہ نیلوفر زوار نے کہا کہ آج پوری امت مسلمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تعلیمات محمدؐ وآل محمدؐ کی عملی پیروی کی جائے، انہوں نے کہا کہ حضرت زینبؑ و زین العابدینؑ کے ان خطبات نے نہ صرف یزید بلکہ اس کے آباؤ اجداد کے چہروں پر پڑا ہوا اسلام کا مصنوعی نقاب الٹ کر رکھ دیا اور قصر ہائے یزیدیت کو لرزہ براندام کر دیا، ستم گروں و ظالموں کو تا ابد الآباد نیست و نابود کر دیا، آپؑ کے دل ہلا دینے والے خطبات آج بھی دنیائے مظلومیت کیلئے روشن مینار ہیں، انہوں نے کہا کہ شہادت حسینؑ کے بعد حضرت زینبؑ زین العابدینؑ پر سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری عائد ہو گئی جو بڑی خوبی اور عزم و ہمت کے ساتھ ان الٰہی ذمہ داریوں سے عہدہ برآء ہوئے، انہوں نے کہا کہ خاصان الٰہی نے اموی سازشوں کو ناکام کرنے کیلئے اعلیٰ ظرف اور طاہرہ مظہر کردار ہے ظلم و بربریت کو محکوم و مغلوب اور دنیائے یزیدیت کو ہمیشہ کیلئے رسوائے تاریخ کر دیا، شام غریباں کو اہل حرم کے خیموں میں آگ لگائی گئی اور غل مچا کر لوٹو تبرکات علیؑ و بتولؑ کو قیدی بنا کے لے چلو آل رسولؐ کو، عمر سعد لعین نے خانوادہ اہلبیتؑ اور ان کے صحابہؓ وانصار کے اہل و عیال کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کیا، بیبیوں کے سروں سے چادریں چھین لی گئیں، عترت رسولؐ کی حرمت کا خیال نہ کیا اور انہیں اسیر بنا کر لے چلے۔

مخدومہ کونین حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ بزم عصمت کی صدر نشین ہیں جن کی طہارت پر آیہ تطہیر سند ہے

خانوادہ محمدؐ و آل محمدؐ کو پوری کائنات میں عزوشرف کا منفرد مقام حاصل ہے، ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری کا مجلس عزاء سے خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری نے کہا کہ بعثت رسول اعظمؐ سے جہالت کے بت پاش پاش اور مخلوق خداوندی کے دلوں مین توحید کے چراغ روشن ہو گئے، انہوں نے کہا کہ کائنات عالم و آدم میں خانوادہ محمدؐ و آل محمدؐ کو جو عزوشرف حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہ ہو سکا، انہوں نے کہا کہ مخدومہ کونین حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بزم عصمت کی صدر نشین ہیں جن کی طہارت پر آیہ تطہیر سند ہے، انہوں نے واضح کیا کہ تمام عبادتوں کیلئے طہارت اور نیت بنیادی شرط ہے جبکہ پنجتن پاکؑ باطنی اور ظاہری دونوں نجاستوں سے انسان کو پاکیزگی عطا کرتے ہیں لہذا ہر طرح کی کثافتوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کیلئے دامن محمدؐ و آل محمدؐ سے عملی وابستگی لازم وضروری ہے، مجلس عزاء سے ذاکرہ تہذیب زہرا، فرحت فاطمہ، شہر بانو نقوی، سارہ، نصرت اور نایاب نے بھی خطاب کیا بعد ازاں ماتم داری کی گئی، مجلس کے اختتام پر گہوارہ شہزادہ علی اصغر برآمد ہوا۔

آیا ہے اس جہاں میں نبوت کا تاجدار
کل کائنات جس کی مودت پہ ہے نثار

جشن ظہورِ پرنور

حضرت محمدؐ و صادق آل محمدؐ

17 ربیع الاوّل بمطابق 9 جنوری بروز جمعۃ المبارک 4 بجے عصر

خطابت ذاکرہ اہل بیت **کلثوم حجاب**

کے علاوہ پشاور کی مشہور و معروف قصیدہ خوان و منقبت خوان خطاب فرمائیگی۔

مومنات سے بروقت شرکت کی استدعا ہے۔

زیرِاہتمام: سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ ام البنین ڈبلیو ایف پی

بمقام: امام بارگاہ سردار علی گل مرحوم محلہ رسی وٹاں پشاور

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر و ایڈیٹر

آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زر سالانہ

فون + فیکس 091-2552710

Email: almoosavi.news@gmail.com

IBRAHIM SCOUTS

FIRST AID
IBRAHIM SCOUTS

برائے خواتین

عظیم الشان جشنِ صادقین

محمد رسول اللہ

اللھم صل علی محمد و آل محمد

جعفر بن محمد الصادق صلی اللہ علیہ

خطیبہ آلِ نبی سیدہ بنت علی موسوی

ذاکرہ طاہر بلقیس بخاری، ذاکرہ تہذیب زہرا بخاری، شہر بانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا گل، فرحت فاطمہ، ذاکرہ شگفتہ بنگش و ہمنوا، ثناء حفیظ، سلمیٰ نمود نقوی، اور دیگر نامور ذاکرات، گلہائے عقیدت پیش کریں گی۔

17 ربیع الاوّل بمطابق 9 جنوری بروز جمعۃ المبارک بوقت 3 بجے عصر

زیرِ اہتمام:

ام البنین ڈبلیو ایف پی، سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ، انجمنِ دخترانِ اسلام،

بمقام:

مرکز مسجد و امام بارگاہ، جامعۃ المرتضیٰ، G-9/4، اسلام آباد۔